Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

95 آمد لائبریری
7-2-06

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
# بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
5

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

3 محرم 1427 ہجری 2 تبلیغ 1385 ہش 2 فروری 2006

## اخبار احمدیہ

قادیان 28 جنوری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور زلزلہ آنے کی وجوہات اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے اور مامور زمانہ سے لوگوں کو آگاہ کرنے کیلئے احباب کو توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں [illegible] المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدہ امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

## قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام)

اے لوگو خدا سے ڈرو۔ اور در حقیقت اس سے صلح کرلو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دُور ہوجائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کرسکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہوجاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہوجاتے ہیں اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگے ہیں تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولی اور متعہد ہوجاتا ہے وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے؟ کیا اپنے نفسِ ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے؟ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہوکر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانی سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں۔

(ایام الصلح صفحہ ۳۴۱-۴۲)

## یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کے انکار کے نتیجہ میں اور بدیوں اور گناہوں اور شوخیوں اور شرارتوں میں بڑھنے کی وجہ سے یہ پے در پے عذابوں کا سلسلہ جاری ہے

## یہ اللہ کے غضب کے دن ہیں کثرت سے استغفار کرنا چاہئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور دنیا کے ہر کونے میں ہر احمدی کو ہر شخص تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے کہ لوگوں کو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جنوری 06 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیات قرآنی وما کان ربک لیھلک القری بظلم واھلھا مصلحون (ھود / ۱۱۷) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:۔ اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ازراہ ظلم ہلاک کردے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کر رہے ہوں۔

پھر فرمایا قادیان کے سفر پر جانے سے پہلے مجھے ایک احمدی کا خط ملا تھا کہ آپ قادیان جلسے پر جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے لیکن یہ دعا کریں کہ اس مرتبہ کوئی آسمانی آفت نہ آئے فرمایا یہ ڈر ان کو اسلئے پیدا ہوا کہ قادیان کے جلسہ کے ایام میں 2004 میں ایران کا زلزلہ اور 2005 میں سنامی کی آفت آئی جس کے نتیجہ میں انڈونیشیا سمیت کئی ممالک پر اثر ہوا پھر 8 اکتوبر 2005 کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر میں زلزلہ سے انتہائی خوفناک تباہی پھیلی اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 87 ہزار بتائی جاتی ہے جبکہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے

باقی صفحہ نمبر ( 5 ) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# خوشیوں کی برسات۔۔۔!

قسط : 1

یہ پروگرام تو پہلے سے ہی ذہن میں تھا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے بعد اپنی یادوں اور جذبات کے حوالے سے ضرور کچھ لکھوں گا لیکن اب جب لکھنے بیٹھا ہوں تو یادوں کا ایسا ہجوم میرے دل و دماغ کے ارد گرد گھوم رہا ہے اور جذبات کی ایسی عجیب کیفیت ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں اور کیسے شروع کروں کونسی یاد کو پہل دوں اور کس کو بعد میں رکھوں لیکن ایک بات تو ایسی ہے جو دل میں ایک میخ کی طرح پیوست ہوگئی ہے کہ حضرت امیر المومنین کا 1905 کے جلسہ سالانہ میں تشریف لانا دراصل خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے ہی ہے یہ بات گو درست ہے کہ عملاً خلافت کی صد سالہ جوبلی 2008ء میں منائی جائے گی لیکن آج سے ٹھیک سو سال قبل 1905ء کا سال وہ سال تھا جس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت احمدیہ کا بیج بویا تھا اس اعتبار سے 2005ء میں حضور کا نزول در قادیان دراصل اسی صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے ہے۔اس تعلق میں کس قدر تفصیل سے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ذکر کیا جائے گا۔

الحمد للہ کہ ۱۱ دسمبر کو حضور انور جب دہلی ائر پورٹ پر ورود فرمائے ہوئے تو بعض دیگر احباب کے ہمراہ خاکسار کو بھی حضور انور کا استقبال کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی میری طرح سب ہی ائر پورٹ کے گیٹ کی طرف نظریں بچھائے کھڑے تھے کہ اچانک حضور انور جب وارد ہوئے تو ایسا لگا کہ بدلی میں سے چاند نمودار ہوا ہے۔سفید رنگ کی پگڑی اور کالی شیروانی میں ملبوس حضور جب تیز قدمی سے باہر کی طرف بڑھ رہے تھے تو یوں محسوس ہوا کہ جس قدر ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے بیتاب ہیں حضور انور بھی ہماری ملاقات کے متمنی ہیں۔آنکھوں میں ایک حسین چمک، نورانیت سے بھرپور چہرہ، ہونٹوں پر کھیلتی ہوئی پیار بھری ہلکی سی مسکراہٹ، حضور انور کا دیدار کیا تھا ایک عجیب پرسکون لمحہ تھا جسے تا زندگی بھلایا نہیں جاسکتا۔لائن میں سب سے پہلے محترم عبدالحمید صاحب ٹاک زونل امیر کشمیر نے جب شرف مصافحہ حاصل کیا تو تمام افراد نے یوں محسوس کیا کہ وقت اپنی جگہ پر تھم گیا ہے۔جو تھا وہیں خاموش و ساکت ہوگیا یہاں تک کہ ائر پورٹ پر کھڑے غیر مسلم زائرین اور ائر پورٹ کے کارکنان بھی اس چہرہ پُر نُور کو دیکھ کر کچھ دیر کیلئے ورطہ حیرت میں ڈوب گئے تاوقتیکہ حضور نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے سب دیکھتے رہے —— بس دیکھتے ہی رہے! اس سماں کو بیان کرنے سے قلم کی زبان قاصر ہے بس یوں سمجھئے کہ ہم کھڑے کھڑے کھوئے کھوئے ایک عجیب پرکیف اور روحانیت بھری دنیا کا منظر دیکھ رہے تھے ہم نے ایک ایسے مصافحے کا شرف حاصل کرلیا تھا جس کی برقی قوت و توانائی نے سب کو ہی ایک سکون و اطمینان کی وادی میں لا کھڑا کیا تھا۔

پھر حضور انور کے ایک ماہ کے قیام قادیان کے دوران جس جس نے حضور کے دیدار کئے اور آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کیا سب کے تاثرات قریباً یہی تھے کہ گویا وہ سب ایک راحت بخش گود کی سایۂ عاطفت میں آگئے ہیں۔جلسہ کے بعد ایک معمر بزرگ نے جنہوں نے صرف چند سال قبل بیعت کی ہے ہم سے کہا کہ حضور کو مل کو مجھے ایسا لگا کہ جس مقصد سے میں نے بیعت کی تھی وہ مجھے حاصل ہوگیا۔ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ ہم جس کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں وہ ایسا خدا رسیدہ انسان ہوگا جو ہم جیسے غریبوں میں بھی گھل مل جائے گا اور جس کی شکل دیکھ کر خدا کی یاد آئے گی دراصل حقیقی بیعت تو میں نے حضور سے ملاقات کے بعد ہی کی ہے اور اب اگر میں مر بھی جاؤں تو نہایت آرام و سکون سے موت کو گلے لگاؤں گا۔

قادیان کے شعائر اللہ، گلی کوچے اور یہاں کی فضائیں پورے ایک ماہ تک اس روحانی وجود کے مبارک لمس کو محسوس کرتے رہے۔بہشتی مقبرہ کی دُعائیں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کی نمازیں اپنے اپنے گھروں میں حضور سے ملاقاتیں یہ سب کیسے بھلا پائیں گے قادیان کے مکین یہاں کے مرد و عورت یہاں تک کے چھوٹے چھوٹے بچے جن کے دل دماغ میں وہ معصوم و مقدس چہرہ ایک نقش بن کر بیٹھ گیا ہے۔

قادیان کے مقامی احباب اور بیرونی جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب مختلف رنگوں میں حضور اقدس کی زیارت سے فیضیاب ہوتے رہے ایک جم غفیر ہر وقت حضور کے انتظار میں باہر کھڑا رہتا حضور جب باہر تشریف لاتے بے اختیار نہایت پُر جوش اسلامی نعروں سے حضور کا استقبال کرتا حضور بھی ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ سب کو پر جوش نعروں اور استقبال کا جواب دیتے۔

ادا عجب ماحول، دونوں طرف محبت کی گرمی برابر نظر آتی اگر احباب جماعت حضور کے دیدار کے پیاسے رہتے اور آپ کی ملاقات کیلئے اور ایک نظر دیکھنے کیلئے تڑپتے تو دوسری طرف حضور نے بھی محبت و پیار کے دریا بہادئے اپنے دفتر میں تمام غریب امیر اور دور و نزدیک سے آنے والے احباب کو ملاقاتوں کا شرف بخشا۔مسجد اقصیٰ میں کئی کئی روز کھڑے ہوکر ہندوستان اور بیرون ہند سے تشریف لانے والے ہزار ہا احباب کو شرف مصافحہ بخشا ہر ایک کے دُکھ درد سُنے پیار بھری باتیں کیں بچوں کو چاکلیٹ دئے طلباء کو خاص قسم کے پین دئے جن پر حضور کا نام لکھا ہوا تھا۔راقم الحروف کی ڈیوٹی چونکہ منتظم ملاقات کے طور پر تھی خاکسار خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتا ہے کہ ہر شخص جو حضور سے مل کر باہر آتا تھا اس کا چہرہ کھلا ہوا ہوتا تھا۔اور وہ عجیب طرح کی پُرسُرور کیفیت محسوس کرتا۔خدا جانے وہ دو منٹ کی ملاقات ان کی زندگی کا ایک قیمتی سرمایہ کیسے بن جاتی اور ان کے اندر کیسی روحانی تبدیلی پیدا کردیتی کہ وہ کئی کئی روز تک اس پیار بھری ملاقات میں مگن رہ کر اس کا تذکرہ اپنے دوستوں میں کرتے رہتے۔

پاکستان کے احمدی بھائیوں کا بھی عجیب حال تھا وہ ان دنوں پاکستان کی ظالم حکومت کے بعض ناجائز قوانین کے تحت اپنی زندگیاں گزارنے پر مجبور ہیں اس "اسلامی" حکومت میں انہیں کسی طرح کی مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔نہ وہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں نہ اذان دے سکتے ہیں نہ خود کو مسلمان ظاہر کرسکتے ہیں۔ اور نہ اپنے عقائد کی تبلیغ کرسکتے ہیں ایسے مخدوش حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ باذنِ الٰہی اُس ملک سے ہجرت کر گئے۔اور تب سے پاکستانی احمدی بھی خلیفہ وقت کی جدائی میں ہی اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد پاکستان کے احمدی بھائیوں کیلئے ایک مژدۂ جانفزا تھی چنانچہ حضور کی آمد کی خبر سن کر پانچ ہزار سے زائد پاکستانی احمدی اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور حضور کے دیدار سے سیراب ہوئے۔ان پر جوش احمدی بھائیوں کے اسلامی نعروں سے قادیان کی فضا جلسہ سے قبل اور جلسہ کے بعد کئی روز تک گونجتی رہی۔ان بھائیوں کی حضور انور سے ملاقات بھی ان کی زندگیوں کا ایک قیمتی سرمایہ تھی۔یہ ملاقاتیں کیا تھیں آہیں تھیں سسکیاں تھیں اور پھر سے جدائی کا ایک احساس تھا۔لیکن پاکستان کے زندہ دل احمدی بھائیوں نے اس درد کو اور ان آہوں کو اپنی دعاؤں میں تبدیل کردیا جی ہاں وہ دُعائیں جو کئی روز تک بیت الدعا اور بہشتی مقبرہ میں ہوتی رہی۔اور یہی وہ پرسوز دعائیں ہیں جن کا پھل آج دنیا بھر کے احمدی کھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ پاکستان کے احمدی بھائیوں کے حالات بدلے تاکہ وہ بھی آزادی سے مذہبی عبادات و رسومات کی ادائیگی کرسکیں۔اس جلسہ میں اگرچہ ہزار ہا پاکستانی احمدی اور بھی آنا چاہتے تھے لیکن اپنی مجبوریوں اور مزید ویزوں کی فراہمی نہ ہونے کے باعث شامل نہ ہوسکے۔

یہ ایک عجیب خوش آئند بات ہے کہ قادیان کے غیر مسلم بھائی بھی حضور پرنور کی آمد سے بہت مسرور ہوئے حضور پرنور اپنے قیام کے دنوں میں قادیان کی احمدی آبادی کے بہت سے گھروں میں تشریف لے گئے حضور نے گھروں میں جاکر دیکھا کہ احمدی کس حال میں رہ رہے ہیں ان کا جائزہ لیا دوسری طرف حضور جس گھر میں بھی تشریف لے گئے اس گھر کیلئے عجیب خوشی اور عید کا سا سماں ہو جاتا۔چھوٹی چھوٹی بچیاں حضور کو اپنے گھر لے جاتیں بڑے گھروں کے دروازوں پر منتظر کھڑے رہتے۔حضور گھر کی دہلیز پار کرتے تو سب اہل خانہ آپ کے چہرے کو ایک ٹک دیکھتے رہتے اور دعا کرتے یہ وقت یہیں تھم جائے تو اچھا ہے حضور اہل خانہ کے ساتھ فوٹو کھچواتے۔وہ شہد دودھ یا بعض اور چیزیں حضور سے تبرک کرواتے حضور ان کی چیزوں کو ہاتھ لگا کر انہیں متبرک بنا دیتے۔بچوں کو شہد چٹا دیتے اور خوشیوں سے ان کی جھولیاں بھر کر اگلے گھر میں چلے جاتے۔

جب حضور اقدس غیر مسلم گھروں کے آگے سے گزرتے تو وہ بھی حضور سے اپنے گھروں میں آنے کی درخواست کرتے اور حضور ان کے گھروں میں تشریف لے جاتے وہ بھی نہایت عقیدت و محبت سے حضور سے ملتے اور اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوتے تھے۔حضور اقدس نے بعض غیر مسلم گھرانوں کو ان کی خواہش پر اپنے دفتر میں بھی ملاقات کا شرف بخشا۔ان ملاقات کرنے والوں میں 80-80 سال کے بوڑھے بھی تھے جو کئی دنوں سے حضور کی قادیان آمد کے منتظر تھے کئی کئی چکر لگا کر پوچھ گئے تھے کہ حضور کب قادیان تشریف لائیں گے ان ملاقاتوں میں معززین شہر گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام وزراء ایم ایل اے ڈپٹی کمشنر صاحبان پولیس کے اعلیٰ افسران سکولوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات اور پرنسپل صاحبان تقریباً سب ہی شامل تھے اور ان کے علاوہ شہر کے غریب لوگ اور بیوائیں بھی شامل تھیں حضور نے سب کو شرف ملاقات عطا کیا ہر ایک کا دُکھ درد سنا اور ان کا دُکھ بانٹا بھی۔مفید مشورے دئے قیمتی نصیحتوں سے نوازا۔(باقی)

منیر احمد خادم

# خطبہ جمعہ

**جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔**

ہمیشہ ایسے نظریات اور فلسفوں سے بچو جو تمہیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم میں ایسے فلسفوں کو رد کرنے کی تمہیں دلیل مل جائے گی

**نمازوں کے قیام، ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ، خاص طور پر خطبہ جمعہ کو ضرور سننے اور اعلیٰ اخلاق کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔**

(جماعت احمدیہ ماریشس کے سالانہ جلسہ کے موقع پر خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 02 دسمبر 2005ء (02 فتح 1384 ہجری شمسی) بمقام ماریشس

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبۃ: 119)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس کا 44واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ میری موجودگی میں یہ جلسہ پہلا جلسہ ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ کسی بھی خلیفۃ المسیح کی موجودگی کا یہ پہلا جلسہ ہے جو جماعت احمدیہ ماریشس منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور یہ جلسہ جماعت کی روحانی اور عددی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ دن آپ لوگ دعاؤں اور عبادتوں میں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ مقصد آپ نے حاصل کر لیا اور پھر اسے اپنی زندگیوں کا ہمیشہ اور دائمی حصہ بنانے کی کوشش کی تو سمجھیں آپ کا اس جلسہ میں شمولیت کا مقصد پورا ہو گیا۔

پس ان دنوں میں خاص طور پر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان تین دنوں میں آپ خود بھی اور آپ کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی یہ احساس ہو کہ واقعی آپ نے اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اگر یہ تبدیلیاں پیدا نہیں ہو رہیں، آپ کے نیکی اور تقویٰ کے معیار نہیں بڑھ رہے تو پھر اس جلسے میں شمولیت بے فائدہ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے جہاں لوگ جمع ہوں اور آپس میں گپیں ہانکیں۔ شور شرابہ ہو، نعرے بازی ہو اور بس۔ ایک سال جب آپؑ نے محسوس کیا کہ لوگ اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپؑ نے جلسہ بھی منعقد نہیں فرمایا تھا۔ اگر نعرے دل سے نہیں اٹھ رہے، اگر نعرے آپ کے دل میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا جوش پیدا نہیں کر رہے تو یہ نعرے بے فائدہ ہیں۔ اگر تقریریں سن کر آپ میں صرف وقتی جوش پیدا ہو رہا ہے اور جلسہ گاہ سے باہر نکل کر اسی جگہ پر کھڑے ہوں جہاں آپ پہلے تھے۔ اور اپنی روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھانے والے نہ ہوں تو غور کرنا چاہئے کہ ہم کیوں جلسے میں شامل ہوتے تھے۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ میں سے ہر ایک کو اس غور کی عادت پڑ جائے یا احساس پیدا ہو جائے، جوان اور بوڑھے، مرد اور عورتیں سب اس سوچ کے ساتھ جلسے کے یہ تین دن گزارنے کی کوشش کریں گے تو نہ صرف ان تین دنوں میں روحانیت میں ترقی کر رہے ہوں گے بلکہ جلسے کے بعد بھی یہ احساس رہے گا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ ہم نے آپؑ کے ہاتھ پر ان شرائط پر بیعت کی ہے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی طرف لے جاتی ہیں۔ ہم نے ان شرائط پر آپؑ کی بیعت کی ہے جو صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی طرف توجہ دلانے والی ہیں۔ اگر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا تو احمدی ہونا بھی بے فائدہ ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو گناہگار بنانے والی بات ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی لحاظ سے بھی بے مقصد مشکلات میں گرفتار ہونے والی بات ہے۔

یہاں بھی بعض اوقات آپ لوگوں کو دوسرے مسلمانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اکثریت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں قائم کرتے ہوئے، اللہ کی خاطر احمدیت کی وجہ سے آنے والی مشکلوں اور مخالفتوں کو برداشت کرتی ہے اور آپ اللہ کے فضلوں کے وارث بھی ٹھہرتے ہیں۔ لیکن جو احمدیت قبول کرنے کے بعد بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کر رہے وہ بلاوجہ ان مخالفتوں کو اپنے سر مول لے رہے ہیں۔ کیونکہ اپنے اعمال ٹھیک نہ کرکے، اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دے کر آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں ٹھہر رہے ہوتے۔ پس اس جذبے کو جو پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرنے کا جذبہ ہے آپ نے آگے بڑھانا ہے، اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے کے تمام اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ایک جگہ ٹھہرنا نہیں بلکہ آگے سے آگے بڑھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ تمہاری زندگیوں کا یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾۔ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ جب تم ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو نیکیوں کے اعلیٰ معیار بھی قائم کر رہے ہو گے۔ اور یہ تبھی ہو گا جب اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں رکھتے ہوئے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور ایک اچھے مسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے جو ہماری ذمہ داری لگائی ہے آپ لوگ اس کو پورا کرنے والے ہوں۔

احمدی لوگ تو بہت خوش قسمت لوگ ہیں جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر عمل کرنے والے بنے ہیں کہ جب میرے مہدی کا ظہور ہو تو اسے مان لینا خواہ تمہیں برف کی سلوں پر گھٹنوں کے بل چل کر بھی جانا پڑے جانا اور میرا اسلام کہنا۔ پس آپ کو اپنے احمدی ہونے پر فخر اور ناز ہونا چاہئے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پیشگوئی اور آپؐ کے ہر حکم پر ایمان لانے والے ہیں۔ لیکن یہ ایمان کامل تبھی ہو گا جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی تعلیم پر عمل بھی کر رہے ہوں گے، ان نصائح پر عمل کر رہے ہوں گے جو آپ نے قرآن کریم اور سنت نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح طور پر سمجھ کر ہمیں دی۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قرآن وسنت کو سمجھنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم اور عَدَل کہہ کر یہ بتا دیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو قرآن وسنت کا سب سے زیادہ فہم وادراک ہے۔ اس لئے کسی بھی مسئلے کی یہ شخص جو تشریح کرے گا، وضاحت کرے گا، وہی صحیح اور درست ہو گی۔ جس تعلیم کو یہ تم میں رائج کرے گا، یہی خدا کے ساتھ ملانے والی تعلیم ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ ہمیں نصیحت فرما رہا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب آپ کا غلام صادق ہی سب سے بڑا صادق ہے۔ پس اب جب آپ نے اس صادق کے ساتھ تعلق جوڑا ہے تو اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ اور آپ اپنی جماعت جیسی بنانا چاہتے تھے ویسی جماعت بننے کی کوشش کریں۔ دنیا کو بتا دیں کہ تم ہمیں مسلمان سمجھو یا غیر مسلم اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس صادق کو پا لیا ہے اور اب اس کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم ہی ہیں۔ جن سے اسلام کی آئندہ تاریخ بنی ہے (انشاء اللہ) اس لئے ہم اب تمہیں بھی کہتے ہیں کہ آؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق صادق کی جماعت میں داخل ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنوار لو۔ لیکن جب یہ دعویٰ کر کے آپ دنیا کو اپنی طرف بلائیں گے تو اپنے آپ پر بھی نظر ڈالنی ہوگی کہ ہم نے اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے۔ اس زمانے کے مسیح و مہدی اور سب سے بڑے صادق کو مان کر ہمارے اپنے نمونے کیا ہیں۔ ہمارے اپنے تقویٰ کے معیار کیا ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تعلیم دی اور ہم سے آپؑ نے کیا کیا توقعات وابستہ کیں اور ہم اب کس حد تک اس پر عمل کر رہے ہیں۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھ کے مختصراً بعض باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں کہ آپؑ ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں اور کیا تعلیم آپؑ ہمیں دیتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”عزیزو! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے“۔

پھر فرمایا:

”سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے“۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت اور اطاعت باری، عَزَّ اِسْمُہٗ. دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی“۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549-550)

تو یہ ہے پاک تعلیم اس زمانے کے سب سے بڑے صادق کی جس کے ساتھ منسوب ہو کر اور جس کی جماعت میں شامل ہو کر انسان خود بھی صادق بن سکتا ہے۔ آپ نے پہلے ہمیں انتہائی بنیادی بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر یہ دعویٰ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی مسلمان ہوں تو اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے جو قرآن کریم میں سینکڑوں احکام ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی بے قدری کی نظر سے نہیں دیکھنا۔ کسی ایک حکم کے بارے میں بھی یہ نہیں سوچنا کہ چلو کوئی بات نہیں اگر اس حکم پر عمل نہ کیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا کہ جو ان حکموں پر عمل نہیں کرتا اور ان میں سے ایک کو بھی چھوڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

آپ لوگ جو اس چھوٹے سے جزیرے میں رہتے ہیں یہاں بھی کسی حد تک ہر مذہب والے کا کچھ نہ کچھ مذہب سے تعلق قائم ہے۔ لیکن جس تیزی سے دنیا ایک ہو رہی ہے یہاں بھی بہت سی دوسری قوموں کا آنا جانا ہو گیا ہے جو مذہب سے دور ہٹتے جا رہے ہیں۔ پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے نئی نسل کے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں باہر کے ملکوں میں جاتے ہیں۔ مختلف نظریات اور فلسفے ان بچوں کو سننے کو ملتے ہیں جو خدا سے دور لے جانے والے ہیں، جو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دور لے جانے والے ہیں۔ اس لئے یاد رکھو ہمیشہ ایسے نظریات اور فلسفوں سے بچو جو تمہیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم میں ایسے فلسفوں کو رد کرنے کی تمہیں دلیل مل جائے گی اس لئے کسی بھی قسم کا احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپؑ نے فرمایا جس طرح ایک چھوٹا بچہ اپنے ماں باپ کی ہدایت پر عمل کرتا ہے، تم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرو۔ لیکن یاد رکھیں کہ ان حکموں پر عمل کرنے کے لئے قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ کرنی پڑے گی۔ پس نیکیاں اپنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بھی پڑھنا ہوگا اور اس کے فضلوں کو بھی سمیٹنا ہوگا۔ اور اس کے فضلوں کو پانے کے لئے بہترین ذریعہ نماز ہے۔ اس لئے نمازوں کی طرف توجہ دو اور نمازیں صرف دکھاوے کے لئے یا کسی وجہ سے وقتی جوش سے نہ ہوں۔ بلکہ جس طرح آج کل میں دیکھ رہا ہوں مسجد بھری ہوتی ہے آپ کی تمام مسجدیں بھری ہوں اور ہمیشہ بھری رہنے والی ہوں۔

ایک بات مجھے آپ کی بہت اچھی لگی ہے کہ آپ نے مسجدیں بنانے کی طرف توجہ دی ہے اور بہت چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بہت خوبصورت مسجدیں بنائی ہیں۔ لیکن ان مسجدوں کو نیک اور پاکباز نمازیوں سے بھرنا ہے۔ عمارتیں بنانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ عبادالرحمان پیدا کرنا ہمارا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نمازیں پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرو گے اور اس کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نماز میں ایسی حالت میں آؤ کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں ہو۔ دوسرے دنیاوی خیالات ہیں، کاروباری خیالات ہیں یا دوسری دنیاداروں کی باتیں ہیں ان کو مکمل طور پر اس وقت دل سے نکال دو اور جب اس طرح صرف خالص اللہ کے ہو کر نمازیں پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر مہربان بھی ہوگا اور رحم فرمائے گا۔

پھر ان عبادتوں کے ساتھ ایک اہم چیز تمہارے دوسرے اعمال ہیں۔ ان اعمال میں بھی تمہاری اس نیکی کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔ اس لئے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے تمہارے ہر قول و فعل سے سچائی ظاہر ہونی چاہئے۔ کبھی دھوکہ اور جھوٹ تمہارے کسی عمل سے ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ اگر ہماری باتوں میں جھوٹ اور غلط بیانی شامل ہے تو یہ شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے۔ اس لئے شرک سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو بھی اور اپنے بچوں کو بھی جھوٹ سے پاک کرنا ہوگا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بڑے حکم ہیں۔ پس ہمیشہ ان کو اپنے پیش نظر رکھو یعنی ایک تو ایک خدا کو ماننا اور اس کی محبت دل میں قائم کرنا۔ اس سے بڑھ کر کسی سے محبت نہ ہو۔ اور اس محبت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کے ہر حکم کی تعمیل بھی ہو۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی ہو۔ اپنے کسی بھائی کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ بلکہ ایک دوسرے کے کام آؤ۔ اگر تم یہ دونوں باتیں نہیں کر رہے تو تمہارا اس زمانے کے امام صادق سے تعلق اور بیعت کا دعویٰ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس درد کے ساتھ اپنے ماننے والوں کو جو نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔

اسی ضمن میں دوسری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ آج ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نئی ایجادات کے ذریعے سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی ہر جگہ پہنچانے کا موقع میسر فرمایا ہے پس اس سے بھی فائدہ اٹھائیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمت میسر فرمائی ہے اس میں وہ تمام پروگرام جو آپ سمجھ سکتے ہیں وہ دیکھیں۔ خاص طور پر خطبہ جمعہ کو ضرور سننے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ اب تک کی ملاقاتوں میں جو جائزہ میں نے لیا ہے اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ کافی بڑی تعداد یہاں جماعت کی ہے جو ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتی۔ اس طرف جماعتی نظام بھی توجہ دے اور ذیلی تنظیمیں بھی توجہ دیں اور دیکھیں کہ کتنے لوگ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور کیا کوشش کرنی چاہئے جن سے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے کیونکہ جتنی زیادہ دنیا میں مذہب سے دور لے جانے والی دلچسپیاں پیدا ہو رہی ہیں اتنی زیادہ ہمیں اس سلسلے میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پس جہاں اس کے لئے عملی کوشش کریں کہ دنیا کے گند سے بچیں وہاں ان دنوں میں جیسا کہ میں نے کہا ہے نمازوں اور دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ پیدا کریں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ان دنوں میں یہ عہد بھی کریں اور اللہ سے مدد بھی مانگیں اور کوشش بھی کریں کہ زیادہ سے زیادہ ایسے پروگرام جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جا رہا ہو ان کو توجہ سے سنا جائے۔ ان دنوں میں ایک دوسرے سے ملنے ملانے، ملاقات کرنے اور پیار و محبت کو پھیلانے کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ کیونکہ یہ جلسے کا ماحول جو آپ کو میسر آیا ہے اس میں محبتیں بکھیرنے کا یہ بہت عمدہ موقع ہے۔ ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور پھر اس تبدیلی کو ہمیشہ اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تا کہ آپ کے ماحول کو یہ نظر آئے کہ احمدی عبادتوں میں بھی اعلیٰ ہیں اور اخلاق میں بھی اعلیٰ ہیں، احمدیوں اور دوسروں میں ایک نمایاں فرق ہے۔ آپ کے یہ خاموش عمل بھی خاموش تبلیغ کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا حامل بن جائے۔ اور آپ میں سے ہر ایک اس جلسہ کی بے شمار برکات سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔

**بقیہ صفحہ ( ۱ )**

بہر حال جو بھی تعداد ہے ایک بڑے وسیع علاقے میں یہ تباہی آئی ہے کئی دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ گئے جن کی دوبارہ آبادکاری کیلئے ایک عرصہ درکار ہے حکومت کے علاوہ کئی این جی اوز بھی کام کررہی ہیں اور شروع میں انہوں نے بہت کام کیا لیکن وسائل کے نہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے بعض بیچ میں چھوڑ کر چلے گئے ادھر سردی کے شدید موسم اور رہائش کی تنگی کی وجہ سے متاثرین سردی اور بیماری کا شکار ہیں ایک خبر کے مطابق برف باری اور سردی کی وجہ سے مزید اموات کا خطرہ ہے۔

جماعت ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ اس علاقے میں مسلسل انسانی خدمت کررہی ہے اس تنظیم نے امریکہ میں آئے طوفان اور سیلابوں سے آنے والی تباہی اور زلزلوں کے موقعہ پر نہایت منظم ڈھنگ سے کام کیا ہے بہر حال انسانیت کے رشتہ کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ خدمت انسانی کریں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کئی احمدی اور دیگر لوگ ان تباہیوں کو دیکھ کر یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ ان تباہیوں کا شکار کئی معصوم جانیں اور چھوٹے بچے بھی ہوئے ہیں۔ عذاب تو ظالموں پر آنا چاہئے تھا معصوم بچے کیوں اس کا شکار ہوئے فرمایا یہ سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کئے گئے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب دیئے ہیں حضور نے فرمایا مختلف پاکستانی اخباروں نے اس زلزلہ کے بعد بعض سوالات کھڑے کرکے علماء سے اس کے جواب پوچھے ہیں چنانچہ روزنامہ پاکستان کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ اس نے اس تعلق سے ایک خصوصی شمارہ شائع کرکے لکھا کہ حالیہ زلزلہ نے ہر طرف تباہی پھیلا دی ہے بستے بستے گھر تباہ ہوگئے ہیں انسانیت بلبلا رہی ہے آدمیت ماتم کررہی ہے مزید لکھا کہ اس زلزلہ نے جہاں جانی و مالی نقصان کیا وہیں بہت سے اور سوال بھی کھڑے کردیئے ہیں کہ کیا یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے کیا یہ ہماری آزمائش ہے اگر سزا ہے تو ایک ہی جگہ کے لوگ کیوں ہلاک ہوئے۔ معصوم کیوں ہلاک ہوئے کیا یہ مسیح کی آمد کی علامت ہے یہ سوالات کھڑے کرکے علماء نے مختلف لوگوں اور علماء کو جواب کے لئے لکھا اس کے بعد حضور انور نے مختلف علماء کے بیانات پڑھ کر سنائے جن میں پاکستان کے سابق صوبائی مذہبی امور کے وزیر، سکالر شرعی عدالت سے تعلق رکھنے والے افراد اور سنی و شیعہ علماء شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ زلزلہ ہماری کوتاہیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہم پر عذاب کی شکل میں نازل ہوا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے عبرت کا ایک نشان ہے۔ چنانچہ عوام سیاستدان اور حکمران سب کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔ عوام کو اس لئے کہ وہ کلمہ گو ہو کر کلمہ کو بدنام کررہے ہیں۔ علماء کو اس لئے کہ وہ امت کے اتفاق و اتحاد کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ امانتوں میں خیانتیں ہورہی ہیں۔ شراب عام ہوتی جارہی ہے۔ ناچنے گانے والوں کی کثرت ہورہی ہے۔ بے حیائی عام ہوتی جارہی ہے۔ یہ زلزلہ وارننگ ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کریں۔

حضور نے فرمایا اگر یہ لوگ ہر قسم کے تعصب سے پاک ہو کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ خود بتا رہا ہے کہ ایک اصلاح کرنے والا آچکا ہے جس کا انہوں نے انکار کردیا ہے اس معاشرے میں ظلم اور فسق و فجور کی انتہا ہوچکی ہے اور پاکستانی علماء تسلیم کررہے ہیں کہ یہ زلزلہ ایسا ہی آیا ہے جیسا قوم عاد و ثمود پر آیا تھا۔ علماء یہ بھی تسلیم کررہے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کی علامت میں برائیوں کا ظہور بھی ہے لیکن اس بات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح احوال کے لئے کسی امام مہدی کو بھیج دیا ہے اور یہ مان رہے ہیں کہ غیر کسی کی آمد کے اتمام حجت سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے پے در پے عذابوں کا سلسلہ جاری کررکھا ہے حضور نے فرمایا کہ گذشتہ 100 سال میں اتنے زلزلے آئے ہیں کہ اس سے پہلے ۱۱ سو سال میں بھی اتنے زلزلے نہیں آئے حضور نے فرمایا اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ ۱۱ سو سال میں شدید تباہ کن ۱۱ زلزلے آئے جبکہ گذشتہ ۱۰۰ سال میں بشمول 1905 کے زلزلہ کے 13 زلزلے آئے ہیں اور دنیا میں دن بدن جو مختلف النوع مزید بے چینیاں بڑھتی جارہی ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں گذشتہ ۱۰۰ سال میں قریباً پینتیس ممالک میں ساڑھے ۹ کروڑ اموات ہوئی ہیں پس یہ ایک اضح حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے الے مامور کے انکار کے نتیجہ میں اور بدیوں اور گناہوں اور شوخیوں اور شرارتوں میں بڑھنے کی وجہ سے یہ پے در پے عذابوں کا سلسلہ جاری ہے فرمایا آنحضرت ﷺ تمام دنیا کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپ کی پیروی میں تمام دنیا کیلئے مبعوث ہوئے ہیں اسلئے تمام دنیا میں آنے والے عذابوں کا سلسلہ تمام دنیا کے لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مصلح آچکا ہے فرمایا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سزا مجرموں کے واسطے ہے غیر مجرموں کیلئے نہیں اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ وقتی طور پر جو بچ جائیں وہ غیر مجرم کہلائیں مکہ میں جب قحط آیا تھا تو اس میں اول غریب لوگ مرے تھے لوگوں نے اعتراض کیا کہ ابوجہل کیوں نہیں مرا جبکہ اللہ نے اسے جنگ بدر کے موقع پر نشان بنانے کیلئے محفوظ کررکھا تھا اور جہاں تک غیر مجرموں کے بچنے کا سوال ہے ایک حدیث کے مطابق یہ مسئلہ بھی ثابت شدہ ہے کہ غیر مجرم باوجود مرنے کے شہید کہلاتے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو بھی توجہ دلائی کہ انہیں بھی اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ اگر ہم آنے والے مصلح کو مان کر پھر اس کی تعلیمات پر عمل نہ کریں تو دوہرے مجرم کہلاتے ہیں یہ اللہ کے غضب کے دن ہیں کثرت سے استغفار کرنا چاہئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور دنیا کے ہر کونے میں ہر احمدی کو ہر شخص تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے کہ لوگوں کو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکنا چاہئے ☆☆☆

## مالی دورہ مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد مورخہ 5.2.06 سے صوبہ مہاراشٹر، گجرات، کرناٹک، آندھرا کی درج ذیل جماعتوں کے مالی دورے پر روانہ ہورہے ہیں، موصوف بحیثیت ناظر و مرکزی نمائندہ مالی اُمور کے ساتھ ساتھ جملہ جماعتی اُمور کا بھی جائزہ لیں گے۔ نئی جماعتیں جو قائم ہوئی ہیں، انہیں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مالی نظام میں شامل کرنے کے تعلق سے متعلقہ سرکلوں کے معلمین اور مبلغین کے ساتھ خصوصی میٹنگیں کریں گے اور جس حد تک ممکن ہو سکے جماعتوں کا بھی جائزہ لیں گے۔ لہٰذا متعلقہ امراء، صدر صاحبان مبلغین و معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ ناظر صاحب موصوف کے ساتھ جملہ اُمور میں کماحقہ تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ممبئی۔ گاندھی دھام۔ احمد آباد۔ شولاپور۔ عثمان آباد۔ گلبرگہ۔ یادگیر۔ گوگیرہ۔ دیودرگ۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ جڑچرلہ۔ بلارشاہ۔ وارنگل۔ نلگنڈہ۔ گوداوری۔ معینہ تاریخ سے موصوف خود ساتھ ساتھ اطلاع دیں گے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

## سال 2006 میں تبلیغی و تربیتی جلسے

بھارت کی جماعتوں سے گذارش ہے کہ سال 2006 میں اپنے ہاں درج ذیل تفصیل سے جلسے منعقد کریں اور ان کی مساعی جامع اور مختصر طور پر ارسال کریں۔

☆ جلسہ یوم مصلح موعودؓ 20 فروری
☆ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 23 مارچ
☆ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 11 اپریل بروز منگلوار
☆ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ سلم 7 مئی بروز اتوار
☆ جلسہ یوم خلافت 27 مئی بروز ہفتہ
☆ جلسہ سیرت النبی ﷺ 19 اگست بروز ہفتہ
☆ جلسہ پیشوایان مذاہب 10 ستمبر بروز اتوار
☆ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 29 اکتوبر بروز اتوار

(ناظر اصلاح وارشاد بھارت قادیان)

## کتب دستیاب ہیں

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ درج ذیل کتب شائع ہو کر دفتر نظارت نشر و اشاعت میں آگئی ہیں۔ احباب و جماعتیں اپنے آرڈر بک کرائیں۔ (۱) سادہ قرآن کریم بڑی تختی (۲) سادہ قرآن کریم چھوٹی تختی (۳) تفسیر صغیر (۴) تفسیر کبیر (۵) قرآن کریم مع ترجمہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ (۶) تفسیر قرآن کریم حضرت مسیح موعودؑ (۷) سوانح فضل عمرؓ (۸) انوار العلوم (۹) خطبات ناصر (۱۰) خطبات مسرور (۱۱) سیر روحانی (۱۲) قندیل صداقت (۱۳) حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے (۱۴) جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام (۱۵) حقائق الفرقان (۱۶) کلام طاہر (۱۷) درثمین (۱۸) شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

## ضروری اعلان برائے تجنید مجلس انصار اللہ بھارت

جملہ ناظمین و زعماء کرام کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا نیا سال یکم جنوری 2006ء سے شروع ہوچکا ہے۔ لہٰذا جملہ ناظمین اپنی اپنی مجلس رجالس کا مکمل جائزہ لیکر تجنید مرتب کرکے جلد دفتر ہذا کو ارسال کردیں۔ جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں وہاں کے مبلغ انچارج صاحبان و معلمین کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہاں کی تجنید بنا کر دفتر ہذا کو ارسال کردیں تاکہ ہندوستان کی تمام مجالس کی تجنید کا ریکارڈ دفتر میں مرتب کیا جاسکے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت فرمائی ہے اُمید ہے کہ جملہ ناظمین، زعماء و عہدیداران انصار اللہ اس طرف خصوصی توجہ دیں گے جزاکم اللہ۔

(ڈاکٹر سید بشارت احمد۔ قائد تجنید مجلس انصار اللہ بھارت)

**اخبار بدر**
کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت اچھا ذریعہ ھے

# تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں

عاشق حسین غنائی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اسلام ہی وہ واحد کامل اور پیارا مذہب ہے جس نے حقوق کے معاملہ میں مرد و عورت کیلئے برابر کا درجہ تسلیم کیا ہے اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ لھن مثل الذی علیھن (سورۃ بقرہ آیت ۲۲۹)

یعنی "مردوں کے ذمہ عورتوں کے اسی طرح حقوق ہیں جس طرح کہ عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں" لیکن حقوق کے معاملہ کو چھوڑ کر جہاں تک اولاد کی ابتدائی تربیت کا سوال ہے عورت کو اپنے فطری قویٰ اور اپنے جنسی حالات کی وجہ سے مرد کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری کا مقام حاصل ہے بیشک کئی جہات سے مرد کی ذمہ داریاں عورت کی ذمہ داریوں کی نسبت بہت زیادہ بھاری ہیں لیکن بچوں کی تربیت کا پہلو اتنا نازک اور اتنا اہم ہے کہ جو عورت اس ذمہ داری کو کامیابی کے ساتھ ادا کرتی ہے اس کا وجود یقیناً قوم کیلئے بہت بڑی عزت اور بہت بڑے فخر کا موجب ہے۔

## بیوی کے انتخاب کے متعلق آنحضرتؐ کی ہدایت

ہمارے پیارے آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بیوی کے انتخاب کے تعلق میں فرمایا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تنکح المرأۃ لأربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔

(بخاری کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اُس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا تو سامانِ زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان زیست نہیں۔

(ابن ماجہ باب النکاح)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تا کہ میں کثرت افراد کی وجہ سے سابقہ اُمتوں پر فخر کرسکوں۔ (ابوداؤد کتاب النکاح)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت بطور رفیقہ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کیلئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔

(نسائی، بیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

مندرجہ بالا لطیف احادیث میں ہمارے پیارے رسولؐ نے نہ صرف مسلمانوں کے گھروں کی موجودہ خانگی خوشی کی بنیاد قائم فرمادی ہے بلکہ اُن کی آئندہ نسلوں کی بہتری اور بہبودی کے سامان پیدا فرمادئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک اچھی اور نیک بیوی صرف اپنے خاوند کیلئے ہی خوشی اور راحت کا موجب نہیں ہوگی بلکہ لازماً اپنی اولاد کی تربیت کے حق میں بہت مبارک ثابت ہوگی اس طرح ایسا گھر حقیقتاً جنت کا نمونہ بن جائے گا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ کتاب چالیس جواہر پارے میں اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرتؐ کا یہ مبارک ارشاد نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اس میں نہ صرف مسلمانوں کی اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا رستہ کھولا گیا ہے بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور ترقی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دوسری اقوام تو الگ رہیں خود مسلمانوں میں بھی آج کل کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے جو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے یا تو دین اور اخلاق کے پہلو کو بالکل ہی نظر انداز کر دیتے ہیں یا دین اور اخلاق کی نسبت دوسری باتوں کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں کوئی شخص تو عورت کے حسن پر فریفتہ ہوکر باقی باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کرلیتا ہے اور کوئی اس کے حسب ونسب کا دلدادہ بنکر دوسری باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور کوئی اس کے دولت کے لالچ میں آکر اس کے ہاتھ میں بک جانا چاہتا ہے حالانکہ اصل چیز جو اہلی زندگی کی دائمی خوشی کی بنیاد بن سکتی ہے وہ عورت کا دین اور اس کے اخلاق ہیں دُنیا میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ایک شخص نے کسی عورت سے محض اس کی شکل وصورت کو دیکھ کر شادی کی لیکن کچھ عرصہ گزرنے پر جب اس کے حسن و جمال میں تنزل کے آثار پیدا ہوگئے کیونکہ جسمانی حسن ایک فانی چیز ہے یا اس کی نسبت کسی زیادہ حسین عورت کو دیکھنے کی وجہ سے بے اصول خاوند کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ گئی یا بیوی کے ساتھ شب وروز کا واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں اس کے عادات کے بعض ناگوار پہلو خاوند کی آنکھوں کے سامنے آگئے تو ایسی صورت میں زندگی کی خوشی تو درکنار خاوند کیلئے اس کا گھر حقیقۃً ایک دوزخ بن جاتا ہے اور یہی حال حسب ونسب اور دولت کا ہے کیونکہ حسب ونسب کی وجہ سے تو بسا اوقات بیوی کے دل میں خاوند کے مقابلہ میں بڑائی اور تفاخر کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے جو خانگی خوشی کیلئے مہلک ہے اور دولت ایک آنی فانی چیز ہے جو آج ہے کل کو ختم ہوسکتی اور پھر بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی کی دولت خاوند کیلئے مصیبت ہو جاتی ہے اور راحت کا سامان نہیں بنتی پس جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے گھریلو اتحاد اور گھریلو خوشی کی حقیقی بنیاد عورت کے دین اور اسؐ کے اخلاق پر قائم ہوتی ہے۔ اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ٹھوس اور صاف کو چھوڑ کر وقتی کھلونوں یا طمع سازی کی چیزوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔

## نیک ماں سے ہی نیک اولاد پیدا ہوسکتی ہے

اولاد کی تربیت کے تعلق میں پہلی ہدایت اسلام کی یہ ہے کہ مرد دیندار عورتوں کے ساتھ شادی کریں کیونکہ بے دین ماں دینی تربیت کی اہلیت نہیں رکھتی کیونکہ ظاہر ہے کہ ایک نیک اور خوش اخلاق بیوی کا جو گہرا اثر اولاد پر پڑتا ہے وہ تو ایک ایسی دائمی نعمت ہے جس کی طرف سے کوئی دانا شخص جسے اپنی ذاتی راحت کے علاوہ نسلی ترقی کا بھی احساس ہو آنکھیں بند نہیں کرسکتا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ باپ دیگر فرائض کی وجہ سے اولاد کی تربیت میں زیادہ رول ادا نہیں کرسکتا۔ پس اولاد کی ابتدائی تربیت کی بڑی ذمہ داری بہرحال ماں پر پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر ماں نیک ہو اور با اخلاق ہو تو وہ اپنی اولاد کو بھی نیک اور با اخلاق بنا سکتی ہے۔

## بچوں کی تربیت کا سوال

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ سوال ایسا اہم سوال ہے کہ کسی قوم کی بہتری کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے ہمیشہ جو قومیں تباہ ہوئی ہیں اس وجہ سے ہوئی ہیں کہ پہلے لوگ مرگئے اور پچھلے اُن کے قائمقام نہ بن سکے۔ اگر حضرت ابوبکرؓ کا قائمقام ابوبکر پیدا ہو جاتا اگر حضرت عمرؓ کا قائمقام عمر پیدا ہو جاتا اگر حضرت عثمانؓ کا قائمقام عثمان پیدا ہو جاتا اگر حضرت علیؓ کا قائمقام علی پیدا ہو جاتا اسی طرح طلحہؓ، زبیرؓ اور دوسرے صحابہ کے قائمقام پیدا ہوتے اور پھر اُن کے قائمقام ہوتے پھر اُن کے اور یہی سلسلہ چلتا رہتا تو آج اسلام میں ایسے مولوی کیوں پیدا ہوتے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ پر کفر کے فتوے دیئے اور آپ کے رستے میں روکیں ڈالیں۔ کیا شروع سے مسلمان ایسے ہی تھے۔ ہرگز نہیں ان کے پیدا ہونے کی وجہ یہی ہے کہ پہلوں کی نسلیں ان کی قائمقام نہ پیدا ہوئیں۔ پس کسی قوم میں جسقدر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ آئندہ اولادیں ماں باپ کے نقش قدم پر نہیں چلتیں۔

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 29 جون 1923)

## بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے

ماں کی نیکی کے بعد خود اولاد کی تربیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے یہ ہے کہ بچے کی تعلیم و تربیت کا زمانہ کس وقت سے شروع ہونا چاہئے اس معاملہ میں اکثر ماں باپ اس خطرناک غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ بچپن تو کھیل کود اور آزادی اور بے قیدی کا زمانہ ہے۔ جب بچہ ذرا بڑا ہولے گا تو پھر اس کی تربیت کا وقت آئے گا۔ یہ نظریہ سخت مہلک اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

## والدین کی اہم ذمہ داریاں

شادی ہو جانے کے بعد میاں بیوی کو آپس کے تعلقات غیر معمولی خوشگوار بنانے ہوں گے باہمی تعاون اور محبت کی فضا قائم رکھنی ہوگی۔ جذباتی تناؤ یا دباؤ بچے کے مزاج پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ باہمی اعتماد، محبت اور خلوص کے بغیر بچہ کی شخصیت ادھوری رہ جائے گی۔ ہونے والی ماؤں کو ایسا لٹریچر یا کیسٹز مہیا کی جائیں جس میں خاص طور پر ایسا مواد ہو جس سے ان کی تربیت بھی ہو خدا تعالیٰ سے محبت، قرآن کریم سے عشق سلسلہ سے گہری وابستگی پیدا ہو، قرآن کریم کی تلاوت جہراً کریں کیونکہ ایسے شواہد موجود ہیں کہ ایک ذہین جنین اپنی صلاحیت کے مطابق پیدائش سے قبل ہی بیرونی ماحول سے بہت کچھ اکتساب کر کے دنیا میں آتا ہے اس تعلق میں دو واقعات پیش خدمت ہے:

## دو اہم واقعات

1- میاں بیوی جرمنی کے رہنے والے تھے جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو بڑا ہوکر اُس بچے نے French زبان بولنا شروع کیا۔ حالانکہ یہ دونوں میاں بیوی جرمن کے رہنے والے تھے اور فرانس سے ان کو دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی اور ڈاکٹر بھی اس بات پر پریشان ہوئے کہ آخر معاملہ کیا ہے؟ جب ڈاکٹروں نے اس بات پر تحقیق کرنی شروع کردی تو معلوم ہوا جس ہسپتال میں یہ بچہ پیدا ہوا تھا اس میں دو نرسیں فرانس کی کام کر رہی تھیں۔ جب بچے نے جنم لیا تھا تو اُس وقت یہ دونوں نرسیں موجود تھیں اور French زبان میں باتیں کر رہی تھیں۔ جس کا اثر اس بچے پر ہوا ہے۔

2- اسی طرح ایک نانبائی کی بیوی حاملہ تھی اور دوران حمل دُکان پر روٹی بیچتی تھی اس کے پاس ہر دن ایک ایسا آدمی روٹی لینے آتا تھا جس کے انگوٹھے پر ایک اور انگلی زائد تھی اور ہر دن اس حاملہ عورت کی نظر اس زائد والی انگلی پر پڑ جاتی تھی جب اس عورت نے بچے کو جنم دیا تو معلوم ہوا کہ اس کی بھی پانچ انگلیوں کے علاوہ ایک اور زائد انگلی ہے۔

میاں اور بیوی دونوں تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کے ذریعہ راہنمائی مانگیں اور اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں اور جب مرد اور عورت ہم صحبت ہوں تو یہ دُعا پڑھیں۔

اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطن ما رزقتنا۔

یعنی خدا ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں

دے اُسے شیطان سے محفوظ رکھ۔ احباب کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ عربی کے الفاظ میں بولے جائیں بلکہ اپنی زبان میں ہی انسان کہہ سکتا ہے کہ الٰہی گناہ ایک بُری چیز ہے اس سے ہمیں بچا اور ہمارے اس بچے کو بھی جو تو ہمیں عطا کرنے والا ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا یہ دُعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہوگا اس میں شیطان کا دخل نہیں ہوگا۔

اس کے بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہو تو اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ابھی بچہ ہے اُسے کچھ علم نہیں لیکن اُن کا یہ خیال غلط ہے چونکہ سائنس نے ثابت کر دکھایا کہ بچہ میں حسیات بڑوں سے تیز ہوتی ہیں اور بغیر کسی کوشش کے قدرتی انداز میں ماحول سے بہت تیزی کے ساتھ اکتساب کرتا ہے اس لئے درج ذیل خصوصیات ان میں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

## پاکیزگی پیدا کرنا

پاکیزگی کا احساس قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ بچہ جس وقت پیشاب یا پاخانہ کرے اُسے فوری طور پر دھلایا جائے۔ گاؤں وغیرہ میں اکثر مائیں کپڑے سے پونچھ ڈالنے پر ہی اکتفا کرتی ہیں۔ اس سے جہاں پاکیزگی کا لحاظ متاثر ہوگا وہاں خارش اور بدبو پیدا ہوگی۔

**پابندی وقت**: ہر بچہ کو قدرتی طور پر بھوک لگتی ہے اور حوائج ضروری سے بھی کم و بیش وقت پر ہی فارغ ہوتا ہے سوائے بیماری کے اس لئے مقررہ اوقات پر ہی اس کی ضرورت پوری کریں۔ مائیں بچہ کو جب وقت پر سلائیں گی، وقت پر نہلائیں گی، وقت پر دودھ دیں گی تو وہ یہ اہم خصوصیت چھوٹی عمر سے اپنالیگا اور بڑے ہو کر وہ وقت کا پابند ہوگا۔

**ضد سے محفوظ رکھنا**: دودھ کے مقررہ اوقات ہر بچہ میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ انفرادی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بچہ کو رونے سے قبل ہی دودھ یا خوراک دے دینا چاہئے رونے اس کو رو کر ہی دودھ یا خوراک مانگنے کی عادت پیدا ہو جائے گی (رونا غصہ کی علامت بھی ہوتا ہے غصہ میں دودھ پینا نظام انہضام میں خلل ڈال سکتا ہے) رو کر مانگنے سے ضد کی حالت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

**خود اعتمادی**: بچہ جب پہلا قدم اُٹھاتا ہے اور گرتا ہے تو اکثر والدین گھبرا جاتے ہیں اور گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ ان کو چاہئے کہ بچہ کو قدم اُٹھانے کی کوشش کرنے دیں اور گرتے وقت والدین ہائے نہ کہیں اور بچہ کو خوفزدہ نہ کردیں۔

**خوف سے محفوظ رکھنا**: خوف کی ابتدا تین باتوں سے ہوتی ہے جن سے بچوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تیز آواز جو اچانک پیدا ہو مثلاً بچے کے پاس زور سے تالی بجانا کہ وہ چونک اُٹھے زور سے دروازہ بند ہو جانا وغیرہ بچے کو چونکا دینا اُسے خوفزدہ کردینے کے مترادف ہے۔

**گرنے کا احساس**:: گرنے کا احساس بچوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ چیز بھی خوف کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے اس لئے بچے کو ایک ہاتھ سے اُٹھانا مناسب نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بچہ رو رہا ہے۔ ماں نے اسے جھلا کر ایک بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو بچہ اور زور سے رونا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے اسطرح اٹھایا جائے کہ وہ محسوس کرے کہ وہ محفوظ ہے۔

**تنہائی اور تاریکی**: جب بچہ خود کو اکیلا محسوس کرے گا تو اُس میں خوف کی کیفیت پیدا ہو جائے گی اسی طرح تاریکی میں بھی وہ اس لئے خوف زدہ ہوگا کہ اُسے ماں یا کوئی بھی نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے ماڈرن طریقے پر بچے کو اکیلے کمرے میں نہیں سلانا چاہئے تا کہ جاگنے پر ماں کو نہ پاکر خوفزدہ نہ ہو جائے۔ دن کو بھی کام کرتے وقت ماں بچے کی نظروں کے سامنے رہے تا کہ اسے احساس تحفظ رہے۔

**تعلیمی و تربیتی سلسلہ**: چھوٹے چھوٹے جملے مذہبی اور اخلاقی قسم کے اس کے سامنے اکثر و بیشتر دہرانے شروع کر دینے چاہئیں۔ مثلاً اللہ ایک ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول ہیں وغیرہ وغیرہ دودھ پلاتے کپڑے پہناتے وقت بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا، پہلے دایاں ہاتھ دھلانا پہلے دائیں پاؤں میں جراب یا جوتا پہنانا ہوش آنے پر بچہ کو یہ باتیں سکھانے میں زیادہ وقت درکار نہیں ہوگا۔

**روحانی و اخلاقی تربیت**: سوتے وقت آواز بلند سورۃ فاتحہ تینوں قل اور درود شریف تین بار پڑھ کر اور سنت کے طور پر بچے پر پھونک ماردی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خود اللہ تعالیٰ بچے کی تربیت کا ضامن بن جائے گا یاد رہے کہ انسان خود بچے کی تربیت نہیں کرسکتا جب تک اللہ تعالیٰ مدد نہ کرے۔ اس لئے بچہ کی تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

بچے کے ہاتھ میں کھلونا یا کوئی چیز دیکر اس سے دوسروں کو دلوانے کی کوشش کریں دے دینے پر پیار کریں۔ شاباشی دیں۔ آہستہ آہستہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھ لیتا ہے ورنہ بچہ عموماً کسی دوسرے کو چیز دینا پسند نہیں کرتا بلکہ دوسرے بچوں کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ بچے کے ہاتھ سے آپ خود بھی چیز چھیننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر بھی چھری، قینچی وغیرہ قسم کی چیز بھی پکڑ لے تو وہ بھی حکمت عملی سے حاصل کریں۔

**امانت و دیانت**: امانت و دیانت کی صفت بچے کی سمجھ سے بالا ہوتی ہے مگر وہ پھر بھی سیکھ سکتا ہے جب کوئی کھلونا یا اور کوئی چیز اُسے دے دی جائے کہ اس سے کھیلو۔ کھیلنے کے بعد اس سے مانگ لیں اس یقین دہانی پر اسے جب چاہے گا مل جائے گی دوبارہ دیں پھر واپس لیں۔ اس طریقہ سے وہ رکھی ہوئی چیز یا لی ہوئی چیز واپس دینا سیکھ لے گا۔

**اطاعت پیدا کرنا**: اطاعت پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی بات بھی حکمت عملی سے منوائی جائے ورنہ اس دور میں اطاعت گزار والدین پائے جاتے ہیں بچے نہیں۔ ادھر بچے نے کوئی مطالبہ کیا اُدھر اُسے پورا کر دیا گیا۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بچہ سے چھوٹے چھوٹے کام کروائیں جائیں بلا ضرورت ہی ہو مثلاً یہ چیز وہاں رکھ دو، وہ چیز لے آؤ، اس چیز کو نہ چھیڑو اس قسم کی پریکٹس سے اسے کہنا ماننے کی عادت ہوگی۔

**صبر کا جذبہ پیدا کرنا**: بچے کی ہر خواہش پورا کرنے کے نتیجہ میں بچہ عملی دنیا میں ناکام انسان بھی ثابت ہو سکتا ہے اور احساس محرومی کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حقیقی دنیا میں ساری خواہشات پوری نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے بچے کے اندر ابتداء سے ہی صبر کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ کسی چیز کی کچھ مقدار بچہ کو دے دی جائے اور باقی کیلئے بچہ کو سمجھائیں کہ اب وہ کل ملے گی یا شام کو ملے گی اس انتظار میں وہ صبر کرنا سیکھ جائے گا۔ بھی اسے کہا جائے کہ دوسرے بھائی بہن اسکول سے واپس آئیں گے تو اس وقت چیز ملے گی۔ اس طریق سے اسے صبر کرنے کے ساتھ دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے کی عادت بھی پڑے گی۔ مل جل کر بانٹ کر کھانے کی تربیت بھی ملے گی اور یہ بھی یاد رکھیں کہ زیادہ دیر تک صبر نہ کروائیں کہ بچہ ضد پر آجائے۔

یہ وہ دس باتیں ہیں جو اولاد کی تربیت کیلئے ضروری ہیں اور یہ وہ بیج ہے جو احمدی ماؤں کے ہاتھوں سے ہر احمدی بچے کے دل میں بویا جانا ضروری ہے۔

والدین کیلئے یہ بھی ضروری ہے جس طرح وہ بچہ کی دنیاوی تعلیم کی طرف خیال رکھتے ہیں اسی طرح دینی تعلیم کا بھی خیال رکھنا چاہئے چونکہ بعض والدین ایسے بھی ہیں جو سوچتے ہیں ابھی بچہ چھوٹا ہے دین سکھانے کی مجبوری نہیں ہے بڑا ہو کر خود سیکھ لے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس تعلق میں فرماتے ہیں:

'' والدین ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش رکھتے ہیں مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت ہے بچے نے ابھی ہوش نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ اُسے اسکول بھیج دیتے ہیں اور گو وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آوارہ پھرتا ہے اس لئے اسکول میں بیٹھے رہے گا مگر ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے کے ہیں اُن میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے۔ مگر نماز کیلئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو نماز کیلئے جگاؤ تو کہتے ہیں نہ جگاؤ نیند خراب ہوگی لیکن اگر صبح امتحان کیلئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے۔ گویا انسپکٹر کے سامنے جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کے حضور جانے کیلئے جگادیں تو بچے کو بچپن میں ہی دین سکھانا چاہئے جو بچپن میں نہیں سکھاتے ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے۔ جسطرح بڑی عمر میں جو شخص علم سیکھنا شروع کرتا ہے وہ کبھی اعلیٰ ترقی نہیں کرسکتا اسی طرح بڑی عمر میں دین بھی نہیں سیکھا جاسکتا مگر مصیبت یہ ہے کہ دُنیا کے کاموں میں جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہیں دین کے متعلق نہیں سمجھتی جاتی ہیں دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی ہے۔ 18-18 سال تک کے لڑکے کے متعلق کہتے ہیں ابھی بچہ ہے دین کی پابندی کرانے کیلئے سختی کرنے کی ضرورت نہیں حالانکہ چھوٹا سا بچہ جو چند سال کا ہوتا ہے اگر قلم اُٹھا کر کہیں پھینک دیتا ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے اگر کسی کتاب کو پھاڑ دیتا ہے تو ڈانٹا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر ابھی سے اُسے نہ سمجھایا گیا تو اُسے چیزیں خراب کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا اور دین اُس وقت سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے جب لڑکا سمجھتا ہے کہ اب تو میں اُستاد ہوں اور میں دوسروں کو سکھا سکتا ہوں اور اس وجہ سے کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ پس جب تک ماں باپ نہ سمجھیں گے کہ دین سیکھنے کا زمانہ بچپن ہے اور جب تک یہ نہ سمجھیں گے کہ ہمارا اثر بچپن میں ہی بچوں پر پڑ سکتا ہے تب تک بچے دیندار نہیں بن سکیں گے اور پھر جب تک عورتیں بھی مردوں کی ہم خیال نہ بن جائیں گی بچے دیندار نہیں ہوسکیں گے کیونکہ مرد ہر وقت بچوں کے ساتھ نہیں ہوتے۔ بچے ماؤں کے ہی پاس ہوتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ دیندار مائیں بھی بچوں کو دین سکھانے میں سستی کر جاتی ہیں نماز کا وقت ہو جائے اور بچہ سو رہا ہو تو کہتی ہیں ابھی اور سو لے پس جب تک ماؤں کے ذہن نشین نہ کریں کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن میں ہی کی جاسکتی ہے اُس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔

(تقریر فرمودہ 29 جون 1923ء بمقام دارالفضل قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

'' میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، و مخرب الاخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ اُن کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب اسلام کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو، اُن کو آزادنہ پھرنے دو کہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں، اُن کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو، اپنے ننھے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کرکے بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔

ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہوتی ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے لیکن اسے کیا معلوم کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا برے نقش لئے جو اُس کی آئندہ زندگی کیلئے نہایت ضرررساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔(الفضل 10 ستمبر 1913)

نیز حضورؓ فرماتے ہیں:۔

بعض لوگ بچوں کو چڑاتے ہیں اور ان کے سامنے ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ماروں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ وہی شکل بنا کر اُسی طرح ہاتھ اُٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے ماروں۔ بعض احمق بچوں کو پیار سے گالیاں دیتے ہیں بچے آگے سے اُسی طرح گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو اُن کے بچے بھی ہمیشہ منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں۔ بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں اُن کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے۔ ماؤں کو چاہئے کہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کو نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں ہمیشہ کیلئے اُن کے اخلاق درست ہو جائیں۔

(الفضل ۳ ستمبر 1913)

بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو والدین یہ سمجھ کر چھپا دیتے ہیں کہ یہ بچہ کیلئے ضرررساں ہیں لیکن ان کی یہ سوچ اُلٹ پڑ جاتی ہے فائدہ پہنچانے کے بدلے وہ انہیں بے خبری سے نقصان پہنچاتے ہیں اس کے متعلق چند ایک پہلو اختصاراً پیش ہے جو والدین کو ملحوظ رکھنا چاہئے غربت اور امیری دونوں چیزیں بچے کے اخلاق کو بگاڑتی ہیں۔ غربت میں یہ ہوتا ہے بعض ماں باپ ایسے تو نہیں کرتے کہ چیز خود کھالیں اور بچے کو نہ دیں لیکن جب بچے کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے جس کو والدین خود نہیں خرید سکتے تو وہ دوسروں سے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بچے کا بھی دل کر رہا ہے اس طرح وہ دے دیتا ہے مگر اس طریق سے بجائے اس کے کہ بچے کی خواہشات کو ماردیں اور بھی اُس کی خواہشات کو اُبھارتے ہیں حالانکہ اگر بچے کو سمجھا دیا جائے کہ بیٹے ہم غریب ہیں ہم یہ چیز خرید نہیں سکتے تو اس کے نتیجہ میں بچے کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ پیدا ہوتا ہے لیکن دوسروں سے مانگنے کے نتیجہ میں صبر اور قناعت کا مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امیری میں والدین بچوں کو ضرورت سے بھی زیادہ جیب خرچ دیتے ہیں تو وہ بچے جن کے اخلاق پہلے سے خراب ہو چکے ہوتے ہیں جب ان کے ہاتھ میں کوئی پیسہ نہیں ہوتا جن سے وہ اپنی آوارگی کی عادت کو پورا کرسکیں تو وہ پھر امیر لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور اُن سے تعلق پیدا کر کے جہاں اپنی بدعادات کو اُن کے پیسوں کے ذریعہ پورا کرتے ہیں وہاں ان امیر لڑکوں کے اخلاق اور عادات کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔

بعض دفعہ والدین کوئی چیز گھر میں لاتے ہیں بچہ بیمار ہوتا ہے اُسکو کھلانے میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے جب وہ مانگتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ وہ چیز تو گھر میں آئی ہی نہیں حالانکہ بچے کو اس کی خبر ہو چکی ہوتی ہے گو وہ اپنے ذہن میں سمجھ لیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولا کیونکہ بچہ کا فائدہ کر رہے ہیں مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور در پردہ بچے کو جھوٹ کی تعلیم دے رہے ہوتے ہیں یا پھر بعض دفعہ وہ انکار تو نہیں کرتے مگر یہ کہہ دیتے ہیں ہم نے وہ چیز کھالی ہے حالانکہ بچہ خوب جانتا ہے کہ نہ کوئی اٹھالے گیا اور نہ وہ ضائع ہوئی۔ وہ چیز واقع میں آئی اور والدین نے اُس سے چھپ کر کھائی جسے اُس نے چلمن کے پیچھے سے دیکھا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ ماں باپ سے جھوٹ بولنے کا سبق سیکھتا ہے اور اس کے دل میں اس عیب کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور وہ جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خواہ زبانی میرے ماں باپ مجھے منع کرتے ہیں مگر موقع پر وہ خود بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اس لئے یہ کوئی بری بات نہیں

بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے لیکن اُس کے اصرار کی وجہ سے اسے دے دیتے ہیں اور پھر نظر بچا کر اس سے چھپا لیتے ہیں بے شک اُن کا یہ فعل اخلاقاً چوری نہیں کہلا سکتا کیونکہ وہ انکی اپنی چیز ہے جسے وہ بچہ کو نہیں دینا چاہتے اور نظر بچا کر اُٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جاسکتا ہے اور پھر وہ بھی کوشش کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیز چھپائیں تو ماں باپ کی اس روش کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت آسانی سے چوری کی عادت پڑ جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کیلئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کیلئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہے میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔(خطبہ جمعہ 1925)

حضرت مسیح موعودؑ تربیت اولاد کے تعلق سے فرماتے ہیں،

”اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور اُن کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی اُن کیلئے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دُعا نہیں کرتا، بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو اُن کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اُس نے ماں کے پاس جا کر اُس سے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اُس نے زبان نکالی تو اُسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اُس نے کہا کہ اس ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اُس لئے کہ دنیا میں اُنکا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اُس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اُس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمید اس سے کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اسطرح پر قرآن میں بیان فرمایا۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماماً (الفرقان:75)

یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے۔ اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا و اجعلنا للمتقین اماماً اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو ان کا امام ہی ہو گا اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دُعا ہے“۔ (الحکم جلد ۵ صفحہ 10 تا 12 پرچہ 24 ستمبر 1901)

پس دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

☆☆☆

# اپنے بچوں کی تقریب آمین کا انعقاد کیجئے

تاریخ احمدیت سے علم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ولادت 12 جنوری 1889 کو ہوئی۔ اور جب آپ کی عمر کم و بیش آٹھ سال ہو گئی اور آپ نے پہلی بار قرآن مجید کے تیس سپارے مکمل پڑھ لئے تو جون 1897ء میں تکمیل قرآن کے موقعہ پر آمین کی تقریب منعقد ہوئی، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خوشی کے موقعہ پر تمام حاضرین کو ایک شاندار دعوت دی اور محمود کی آمین کے زیر عنوان ایک نظم بھی تحریر فرمائی۔

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے تکمیل قرآن کی خوشی میں 30 نومبر 1901 کو آمین کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور شکریہ ایک شاندار دعوت کی۔ اور مساکین اور یتامی کو کھانا کھلایا۔ اُس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی عمر کم و بیش آٹھ سال۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی عمر کم و بیش چھ سال۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر کم و بیش پانچ سال تھی۔

اُس وقت سے جماعت احمدیہ میں یہ طریق رائج ہے کہ جب کوئی بچہ یا بچی پہلی بار قرآن مجید ختم کرتا یا کرتی ہے تو اُس کی تقریب آمین منعقد کی جاتی ہے۔

تمام والدین سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنے ہر ایک بچے اور بچی کو زیادہ سے زیادہ آٹھ یا نو سال کی عمر تک قرآن مجید پڑھا کر مکمل کروائیں۔ اور پھر حسب استطاعت آمین کی تقریب منعقد کریں اس مبارک طریق کو اختیار کرنے سے بچوں میں قرآن مجید پڑھنے کا شوق و جذبہ بڑھتا ہے۔ اور یہی وہ قرآنی نور ہے جو اُن کے مستقبل کو روشن بناتا رہے گا، انشاء اللہ

بھارت کی تمام جماعتوں کے عہدیداران مبلغین کرام و معلمین کرام سے جلسوں اور اجتماعات اور خاص مواقع پر قرآن مجید مکمل کرنے والے بچے اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد کروانے کی درخواست ہے۔ نیز اُن کے نام نظارت ہذا کو بھی بھجوانے کی درخواست ہے تاکہ اُن کے نام اخبار بدر اور مشکوۃ میں بغرض دعا شائع کروائے جائیں۔ نام بھجواتے ہوئے تاریخ ولادت اور تاریخ تکمیل قرآن ضرور تحریر کریں۔

**نوٹ**: قرآن مجید صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے اور پڑھانے کیلئے ۲۲ عدد آڈیو کیسٹ کا سیٹ یا ایک عدد کمپیوٹر سی ڈی بھی نظارت ہذا سے حاصل کی جاسکتی ہے

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

☆☆☆

بقیہ:دورہ ماریشس از صفحہ نمبر 16

علاوہ تین ہمسایہ جزائر ممالک .Mayotee Is، Madagascar اور Rodrigues سے آنے والے وفود نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ علاوہ ازیں ساؤتھ افریقہ، ہندوستان، امریکہ، کینیڈا، بیلجیئم، UK اور فرانس سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح آج مجموعی طور پر کل 21 فیملیز اور گروپس کے 190 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

## 03 ردسمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روزہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

## لجنہ اماء اللہ سے خطاب

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ سے خطاب کے لئے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ جونہی حضور انور لجنہ کی مارکی میں داخل ہوئے تو خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

سوا بارہ بجے لجنہ کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریول زبان میں ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پاکیزہ کلام "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے گئے۔

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی سرٹیفکیٹ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈل تقسیم فرمائے۔ درج ذیل احمدی طالبات نے یہ سرٹیفکیٹ اور میڈل حاصل کئے۔

عزیزہ بشارت تیجو صاحبہ، Zeinah بھنو صاحبہ، Shafeenaz بی بی سدھن صاحبہ، Basheerna تنویر صاحبہ، نسیمہ قدیر صاحبہ، سبرینہ Hosany صاحبہ، خدیجہ بشریٰ تیجو صاحبہ، Hannah بدھن صاحبہ، طیبہ بتول سلطان غوث صاحبہ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب بچیوں کے لئے مبارک فرمائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں۔ پس آپ جو اس ملک کی رہنے والی احمدی خواتین ہیں اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔

یاد رکھیں بچے عموماً ماں باپ کا مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے اثر انداز ہوتے ہیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں بچہ ماں کے قریب سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں آج یہاں احمدی ماؤں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے احمدیت پر قائم رہیں اور جس انعام کو آپ کے والدین نے حاصل کیا یا بعض صورتوں میں آپ نے خود بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئیں اس انعام اور فضل کے آپ کے بچے بھی حقدار بنے رہیں۔ تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلانا ہوگا اور اپنی اولادوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی اور اس کے لئے سب سے بڑا نمونہ آپ کا ہے۔ اور ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

حضور نے فرمایا: پس اگر آپ لوگوں نے اس حقیقت کو پہچان لیا تو اپنے مقصد کو پالیا۔ آپ کی نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی۔ پس سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر وقت پر ادا کریں۔ آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے عبادتوں کی وہ مثالیں قائم کی ہیں کہ مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر عورتوں نے اپنے اندر یہ نمونے قائم کئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: اس وقت میں حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کی یہاں مثال دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری زوجہ تھیں۔ آپ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں۔ روزانہ صرف نمازوں کی ادائیگی میں پابندی نہیں بلکہ وقت پر ادائیگی کی پابندی بھی فرماتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ کا یہ حال تھا کہ نماز کا وقت ہونے پر وضو کرکے نماز کا انتظار کررہی ہوتی تھیں اور نماز کے بعد اپنے اردگرد کے بچوں کو کہتیں کہ لڑکیو تم بھی نماز پڑھو۔ اس طرح اپنے عملی نمونہ سے نصیحت فرماتیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ نمازیں نہیں پڑھ رہیں اور کوئی نیکی کا کام نہیں کررہیں اور اپنے بچوں کو نصیحت کررہی ہیں تو اس کا نیک اثر نہیں ہوگا۔ حضرت اماں جانؓ اس طرح نمازوں کی طرف خاص توجہ دلایا کرتی تھیں۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنی بچی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں بچی کو دعا اور برکت کی غرض سے لے کر آئی۔ اور بھی خواتین موجود تھیں۔ اس دوران نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت اماں جانؓ نماز پڑھنے تشریف لے گئیں اور ہم بیٹھے رہے۔ واپس آئیں اور فرمایا لڑکیو نماز ادا کرلی ہے؟ تو اس پر ہم نے کہا کہ بچے نے پاخانہ وغیرہ کیا ہوگا تو گھر چل کر پڑھ لیں گے۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے فرمایا: "دیکھو بچوں کے بہانے نماز ضائع نہ کیا کرو۔ بچے خدا کا انعام ہوتے ہیں۔ یہ بہانہ بنا کر بچوں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہ بناؤ"۔

تو دیکھیں آپ کو نمازوں کی حفاظت کا کس قدر فکر تھا۔ اس زمانے کے امام کی اہلیہ تھیں۔ آپ کو فکر کیوں نہ ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آپ ہی سے حضرت مسیح موعودؑ کی نسل چلنی تھی۔

حضور نے فرمایا: یہ وجود جماعت کے لئے بابرکت وجود تھا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کے پاس خدمت گزار ہوتے تھے، گھر کے کام نہیں ہوتے تھے اس لئے وقت پر عبادت کرسکتی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ بہت سے کام خود کرتی تھیں۔ بچیوں کی شادیوں پر جہیز خود تیار کرتیں۔ بہت سی عورتیں گھر رہتی تھیں۔ اگر کسی کو بھوک لگ جاتی تو روٹی کا مطالبہ ہوتا اور روٹی پکانے والی کسی کام میں مصروف ہوتی تو آپ مہمان کو خود روٹی پکا کردے دیا کرتی تھیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود نمازوں کی طرف توجہ کی اور کبھی نماز قضا نہیں کرتی تھیں۔

حضرت اماں جانؓ فرمایا کرتی تھیں: یہ بچے اُس خدا کا انعام ہیں جس نے کہا کہ پانچ وقت میری عبادت کرو۔ پس اگر اس انعام سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو کبھی خدا کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ ایک یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہمارے اس بہانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ یہ انعام واپس لے لے اور تم خالی ہاتھ ہوجاؤ۔ حضور انور نے فرمایا: جس بچے کی خاطر تم نمازیں چھوڑ رہی ہو بڑا ہوکر تمہارے لئے زحمت بن جائے۔ لڑکا ہے تو بُری صحبت پڑجائے اور بڑھاپے میں ماں باپ کا سہارا بننے کی بجائے بوجھ بن جائے۔ والدین کا نافرمان بن جائے۔ لڑکی ہو تو معاشرے کے زیر اثر آکر معاشرہ سے متاثر ہوکر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس بہترین ذریعہ تربیت کا نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرو، دین پر قائم رہنے کے لئے، ان کے روشن مستقبل کے لئے جہاں خدا تعالیٰ آپ کی یہ دعائیں قبول فرمارہا ہوگا وہاں ان نمونوں کے زیر اثر جو عبادتوں کے آپ قائم کررہی ہوں گی، آپ کی اولاد ان نیکیوں پر چلے گی۔ پس یہ نمازیں ہی ہیں جو آپ کی اولاد کی حفاظت کی ضمانت ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: بہت سے ملاقات کے دوران پوچھتے ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیں کہ ہماری پریشانیاں دور ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کسی نے وظیفہ کے بارہ میں پوچھا تھا آپؑ نے یہی فرمایا تھا کہ سب سے بڑی دعا نماز ہی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نماز عبادت کا مغز ہے۔

پس یہ خیال کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دعا اور وظیفہ ہے، غلط ہے۔

حضور نے فرمایا: پس اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ اپنی اولاد کی نگرانی کریں کہ وہ نمازیں پڑھنے والی ہوں۔ بچوں کو نماز کی طرف توجہ دلانا جہاں ماؤں کا فرض ہے وہاں باپوں کا بھی فرض ہے۔ مرد یہ نہ سمجھیں کہ ان کی ذمہ داری نہیں۔ اس وقت عورتوں سے مخاطب ہوں ان کو توجہ دلا رہا ہوں۔ پس بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے نمونوں سے بھی اور توجہ دلا کر بھی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض باپ اس فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہورہی۔ بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ یہ نمازیں ہی ہیں جو معاشرے کی برائیوں سے بچائیں گی اور سیدھے راستے پر ڈالیں گی۔ پس اپنی اولاد کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ اگر ان کو نمازوں کی عادت پڑگئی تو یہ برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔ اگر کسی عارضی اثر کے تحت برائی میں پڑ بھی گئے تو نمازوں کی برکت سے انشاء اللہ سیدھے راستے پر آجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں نمازوں کی طرف توجہ کریں تو وہاں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس سے آپ کو اللہ کے احکامات کا پتہ لگے گا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پڑھنا، خدا تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ایک احمدی مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب آنحضرت ﷺ پر اس لئے اتاری تھی کہ آپ کے ماننے والے اس پر عمل کریں، اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں، اللہ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں، اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں ایک حکم عورت کی حیاء اور پردہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو۔ یعنی ایسے لوگ جو تمہارے قریبی رشتہ دار نہیں ہیں ان کے سامنے بے حجاب نہ جاؤ۔ جب باہر نکلو تو تمہارا چہرہ ڈھکا ہونا چاہئے۔ تمہارا لباس باحیاء ہونا چاہئے۔ ایسا اظہار نہ ہو جو غیر کے لئے کشش کا باعث ہو۔

حضور نے فرمایا: بعض لڑکیاں کام کا بہانہ کرتی ہیں کہ کام کرنے میں ایسا لباس پہننا پڑتا ہے جو اسلامی لباس نہیں ہے۔ پس ایسے کام نہ کرو جس میں ایسا لباس پہننا پڑے جس میں ننگ ظاہر ہو۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں تک حکم ہے کہ اپنی چال بھی ایسی نہ بناؤ کہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ پس احمدی عورتوں کو اپنے لباس کی اور پردہ کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باہر سے، مغربی ممالک سے لوگوں کا یہاں آنا بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے بعض برائیاں، بے حیائیاں گھروں کے اندر داخل ہوگئی ہیں۔ ایک احمدی ماں اور بچی کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے۔ فیشن میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنی اوقات بھول جائیں۔ ایسی حالت نہ بنائیں کہ دوسروں کی نظریں آپ پر پڑیں۔ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ چھوٹی سی جگہ ہے اس لئے آپس میں گھلنے ملنے سے بعض باتوں کا خیال نہیں رہتا۔ اس لئے احمدی خواتین اور بچیوں کو جو کالجوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ ان میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہئے۔ ان کے لباس اور حالت ایسی ہونی چاہئے کہ غیر لڑکوں کو ان پر نظر ڈالنے کی جرأت نہ ہو۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی ایسی حالت نہ ہو کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر نہ آئے۔ پس احمدی ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، حفاظت کریں، تربیت کریں، پیار سے سمجھاتی رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی بچیاں جو اپنی ہوش کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے منسوب ہوتی ہیں جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اگر آپ خدا کے حکم پر چل رہی ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں رہنے کا کیا فائدہ ہے؟

حضور انور نے فرمایا: آپ کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوگا تو آئندہ احمدی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔ پس ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کرلیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہوجائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہوجائے گی۔

اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ مثالی احمدی بن جائیں۔ مرد بھی آپ سے نمونہ حاصل کرنے والے ہوں۔ اور آپ کا شمار ان عورتوں میں ہو جو انقلاب کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ آپ کو آسمان انقلاب لانے کا باعث بنائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ڈیڑھ بجے تک جاری رہا جو MTA پر Live نشر ہوا۔ کریول زبان میں ساتھ ساتھ اس کا رواں ترجمہ عزیزہ ناصرہ Kussa صاحبہ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

## ماریشس کے ڈیفنس سیکرٹری سے ملاقات

بعد دوپہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ سوا پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر جلسگاہ تشریف لائے۔ ماریشس کے ڈیفنس سیکرٹری Mr. Seebaluck حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کو ماریشس آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماریشس کی خوش نصیبی ہے کہ آپ جیسی شخصیت نے ماریشس کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔

ڈیفنس سیکرٹری نے حضور انور کی خدمت میں ماریشس کے اقتصادی حالات بہتر ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل ٹورسٹ انڈسٹری بڑھ رہی ہے۔ نئے مقامات پر ٹورسٹ کی دلچسپی ہو تا کہ زیادہ آئیں۔ کائن اگائیں اور درخت لگائیں تا کہ زیادہ لکڑی مہیا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: انڈیا، کمپیوٹر انڈسٹری میں بہت آگے بڑھا ہے۔ پاکستان میں بھی کوشش جاری ہے۔ ماریشس کو بھی اس میدان میں آگے بڑھنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ماریشس کی حکومت میں سیاسی استحکام ہو تو بہت ترقی کر سکتی ہے۔ حضور کے یہاں قیام کے دوران سہولیات دئے جانے کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مجھے سہولیات دی ہیں یہ میری توقع سے بڑھ کر ہیں۔

حضور نے فرمایا: مَیں دعا کروں گا۔ آپ کے وزیر اعظم ملک سے باہر ہیں۔ ان سے ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ جو تجاویز دی ہیں ان کے سامنے بھی رکھیں۔

ملاقات کے آخر پر ڈیفنس سیکرٹری نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

### فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ ماریشس کی سات جماعتوں New Grove، Montagne Blanche، Phoenix، Triolet، Stanley، Montagne Longue اور Union Park کی 30 فیملیز کے 317 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

فیملی ملاقاتوں کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم بشارت احمد نوید صاحب مبلغ ماریشس نے سات نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔ دعا کے بعد جن فیملیز کے نکاح ہوئے تھے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا جس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

**اَدُّوْا زَکٰوتَکُمْ**

(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)

**منجانب**

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی


## اخبارات میں کوریج

آج ملک کے مختلف اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ماریشس میں آمد، جلسہ میں شرکت اور جلسہ کے انعقاد کے حوالہ سے خبریں اور آرٹیکل شائع کئے۔

❁...... حکومت کے روزنامہ اخبار "Le Matinal" نے اپنی 3 ردسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

"احمدیہ مسلم جماعت ماریشس کا جلسہ سالانہ جمعہ 2 ردسمبر سے Triani میں واقع جلسہ گاہ میں شروع ہو گیا ہے۔ یہ جلسہ تین روز تک جاری رہے گا۔ اس جلسہ میں تین ہزار سے زائد افراد شرکت کر رہے ہیں۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے پانچویں سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ جو 11 ردسمبر تک ماریشس میں ہوں گے شرکت کر رہے ہیں۔

اخبار نے MTA (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) کے بارہ میں لکھا کہ یہ چینل جماعت کے ممبران کی تربیت اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے لئے ہے۔ اس کی نشریات 24 گھنٹے کی ہیں جو دنیا کی سات مختلف زبانوں میں براہ راست نشر ہوتی ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کا دنیا میں واحد اسلامی چینل ہے۔ یہ چینل ہر جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور اس چینل کی نشریات 150 سے زائد ممالک میں دیکھی جا رہی ہیں۔ اس کا سارا خرچ افراد جماعت کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں پورا ہوتا ہے۔

اخبار نے جماعت کے آغاز کے بارہ میں لکھا کہ احمدیہ مسلم جماعت کا آغاز 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے انڈیا کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں "قادیان" میں کیا تھا۔ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام دنیا کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے وہی مہدی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جماعت کا خوبصورت پیغام محبت اور امن کا پیغام ہے۔

جماعت کے افریقہ میں تقریباً 400 سکول انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اسی طرح اسلامی تعلیم پر مشتمل مکمل ویب سائٹ "الاسلام" پر ہر قسم کی معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ جلسہ اتوار کو اختتام پذیر ہوگا۔

❁...... ایک دوسری اخبار "Le Mauricien" نے اپنی 3 ردسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کرتے ہوئے "ماریشس میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ" کے عنوان کے تحت لکھا کہ:

"گزشتہ روز سے جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ Triano میں واقع جلسہ گاہ میں شروع ہو گیا ہے۔ اس مرتبہ اس جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4 ردسمبر تک اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ قریباً تین ہزار افراد اس جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔

احمدیہ کمیونٹی کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے 1889ء میں رکھی۔ پہلا جلسہ سالانہ 1891ء

# موسم سرما کے بعض عوارض کے لئے

# مفید ہومیوپیتھک نسخہ جات

(مرسلہ: رانا سعید احمد۔لندن)

### نزلہ زکام

سردیوں کا موسم ہے ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے آپ اور آپ کی فیملی اللہ کے فضل سے خیر و عافیت سے یہ سردیاں گزار سکتے ہیں۔

❁...... حفظِ ماتقدم کے طور پر آپ ہفتہ میں ایک بار

BACILLINUM+INFLUENZINUM+ OSCILLOCOCINUM+DIPHTHERINUM

200 میں ملا کر استعمال کرتے رہیں۔ آپ شدید قسم کے فلو وائرس وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔ انشاء اللہ

❁...... اگر آپ کو زکام، فلو، وائرس وغیرہ نے آلیا ہے تو یہی نسخہ دن میں 2 بار استعمال کریں (صبح ۔شام) اور اس کے ساتھ:

Kali Phos, Kali Mur, Ferrom Phos, Mag Phos, Nat-Phos, Nat.Mur 6 X میں پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے دہرائیں جب تک افاقہ نہ ہو۔ افاقہ ہونے کی صورت میں 6 x کا وقفہ بڑھا دیں۔ ھوالشافی

❁...... اگر آپ ہمیشہ نزلے کا شکار رہتے ہیں تو MEDORRHINUM 1000 ہفتہ وار استعمال کریں۔

❁...... اگر آپ سخت بے چینی اور بے حد کمزور کرنے والے نزلے کا شکار ہیں تو Pyroginum اور Arsenic Alb 200 میں ملا کر چند دن ایک ایک بار اور اس کے ساتھ Kali-Mur, Kali-Phos, Ferrum-Phos, Mag-Phos 6X میں استعمال کریں۔

❁...... اگر آپ کو سخت سردی لگے اور بخار بھی ہو اور تیز ہو جائے تو Bacilinum, Influenzinum, Pyroginum, Bryonia 200 میں ملا کر 2 دن صبح ۔شام پھر ہفتہ وار استعمال کریں اور اس کے ساتھ Kali-Mur, Kali-Phos, Ferrum-Phos, Kali-Sulf 6 X میں ملا کر بار بار دیں اور افاقہ ہونے پر 3 بار دن میں۔

❁...... ایسے مریض جو بے حد ٹھنڈے ہوں اور کسی قسم کا ردِ عمل نہ پیدا ہو رہا ہو تو Psorinum, Gelsemium, Pyroginum 200 میں ملا کر دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

❁...... نزلاتی تکلیفوں کے دوران اگر خارش ہو اور پانی بہے اور شدید نزلہ ہو تو Arum Triphyllum 30 طاقت میں استعمال کریں۔

❁...... نزلہ ناک کی ہڈی کی وجہ سے ہو تو Arum-Met. 30 یا 200 طاقت میں استعمال کریں۔

### بخار

❁...... اگر آپ خدانخواستہ نمونیہ کا شکار ہو گئے ہوں تو Sulphur 200 صبح کے وقت اور Bryonia اور Phosphorus 30 طاقت ملا کر 4 مرتبہ دن میں لیں اور افاقہ ہونے پر صبح ۔شام اس کے ساتھ Kali-Mur, Calc-Phos, Ferrum-Phos 6X دن میں کئی بار لیں۔

❁...... اگر بخار تیز ہو جائے اور 39 C سے اوپر چڑھ جائے تو Sulphur, Pyroginum 200 میں ملا کر دیں اور اس کے ساتھ Kali-Phos اور Ferrum-Phos 6 X ملا کر ہر دس منٹ کے وقفہ سے دہرائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر پھر بھی بخار نہ ٹوٹے تو ان دواؤں کے ساتھ PARACETAMOL بھی دے سکتے ہیں۔

❁...... بچے کا بخار بہت تیز ہو اور اس کے سر پر زیادہ اثر ہو۔ پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوں تو Ballononna 200 اولین دوا ہے۔

❁...... بخار میں جسم ٹھنڈا ہو جائے لیکن سر پر گرمی کا احساس ہو تو یہ بہت خطرناک علامت ہے۔ ایسی صورت Ballononna 200 ہر آدھے گھنٹے کے وقفے سے دیں۔ خدا کے فضل سے چند خوراکیں ہی کافی وشافی ہوں گی۔

### ٹھنڈ لگنا اور ہلکا ہلکا زکام

❁...... شروع میں ہر دس منٹ کے بعد ایک ٹکی FERRUM-PHOS 6 X لیں۔ قے کی صورت میں KALI-MUR 6 X اور Kali-Sulph6X چھ (6) مرتبہ دن میں لیں۔ (ہر پندرہ منٹ بعد تینوں دوائیں ملا کر بھی لی جا سکتی ہیں)

### بخار

❁...... اگر بچوں کو یا بڑوں کو بخار 39 درجہ حرارت سے کم ہو تو FERRUM-PHOS 12X میں ہر دس منٹ کے بعد ایک ٹکی دیں اگر بخار اس سے بڑھ جائے تو کالی فاس بھی 6X میں ہر دس منٹ کے وقفہ دہرائیں۔ (دونوں ملا کر بھی دے سکتے ہیں)۔

❁...... اگر بچوں کو دانت نکالتے ہوئے بخار ہو جائے تو FERRUM-PHOS 12 X اور SILICEA 12 X میں ادل بدل کر ہر گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

### بہنے والا نزلہ

❁...... FERRUM-PHOS 12 X میں اور NATRUM MUR 12 X میں ہر دس منٹ کے وقفہ سے ادل بدل کر لیں۔

### گلے میں خراش

❁...... سردی لگنے سے قبل Kali-Mur اور Ferrum-Phos ادل بدل کر پندرہ منٹ کے وقفہ سے دہرائیں۔

اگر آواز بھی خراب ہونی شروع ہو جائے تو Kali-Phos, Mag-Phos اور Ferrum-Phos کو ہر گھنٹہ کے بعد دہرائیں۔

### کھانسی

خشک کھانسی ہو تو Ferrum-Phos 6X گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے دہرائیں۔ اس کے ساتھ Kali-Phos6X چھ مرتبہ دن میں استعمال کریں۔ مزمن کھانسی کے لئے Kali-Mur چھ بار دن میں ایک یا دو ٹکیاں لیں۔

(www.howashafi.com)

## یاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

(جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام کے تناظر میں ایک گیت)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

(الاپ)

جزائر سے مغرب سے دشت ختن سے ۔۔۔ صبا جیسے لاتی ہے خوشبو چمن سے
اُمڈ آئے ہیں قافلے شہر و بن سے ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق
یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

لپیٹے ہوئے اپنے سینوں پہ دھرتی ۔۔۔ گلے ملنے آئی ہیں تہذیبیں کتنی
نقابیں اُلٹ کر لئے رُوپ فطری ۔۔۔ بہت صاف و شفاف یہ آئینہ ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

کھلے قید خانے بنے لاکھ مقتل ۔۔۔ اٹھائی گئی رہ میں دیوار ہر پل
بہت آزمائے ہیں باطل نے کس بل ۔۔۔ مگر روز افزوں یہ سیل وفا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

رُخِ خاک پر جیسے موتی جڑے ہیں ۔۔۔ گڑھے راستوں میں کچھ ایسے پڑے ہیں
یقیں کے مذکشت دل میں گڑے ہیں ۔۔۔ کوئی لب کھلے اُس پہ حمد و ثنا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

طواف شمع کی یہ دلدار ساعت ۔۔۔ یہ آنکھیں یہ چہرے لہو کی تمازت
یہ رفتار و گفتار یہ جی کی حالت ۔۔۔ عجب شان سے عشق جلوہ نما ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

یہ برکھا برستی ہے کم کم زمیں پر ۔۔۔ نظر جب نہ ہو ایک یارِ حسیں پر
دمکتا نہ ہو نُور سچ کا جبیں پر ۔۔۔ یہی ایک پیمانۂ اصفیا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

یہ بستی دیار مسیح الزماں ہے ۔۔۔ سر خاک یہ پرتو آسماں ہے
کہاں اب سوا اس کے جائے اماں ہے؟ ۔۔۔ نگر در نگر اک قیامت بپا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

خداوند عالم یہاں بولتا ہے ۔۔۔ زمیں بولتی ہے زماں بولتا ہے
گواہی میں سارا جہاں بولتا ہے ۔۔۔ یہاں ہر طرف بس خدا ہی خدا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

فضا میں ہے جھنکار صَلِّ عَلٰی سے ۔۔۔ یہ دن ہیں مبارک یہ پل بے بہا ہے
چلو مانگ لیں کچھ بھی ربّ الوریٰ سے ۔۔۔ ہمارا اثاثہ تو حرف دعا ہے
یہ پربھو کی پربھا نہیں ہے تو کیا ہے؟ ۔۔۔ فلک جانے کب سے یہی کہہ رہا ہے
اٹل ہے خدا کا یہ قولِ رشیق ۔۔۔ یَاتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

(جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ)

## خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ (سورۃ الفاتحہ:1-7)۔

(روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

(ترجمہ): اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً. اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ﴾ (آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شرّ اور مضرّات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(ترجمہ): اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

# نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 دسمبر 2005 بروز سوموار بمقام جلسہ گاہ قادیان میں مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

## حاضر:

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ابن چوہدری نواب دین مرحوم (صحابی) چک نمبر 219 ر۔ب ملویا نوالہ فیصل آباد 78 سال کی عمر میں 23 دسمبر کو تھوڑی سی علالت کے بعد قادیان میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مرحوم 1927ء میں تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا۔ مرحوم چوہدری مبارک احمد صاحب آفس انچارج امیر صاحب یو کے اور مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد ربوہ کے برادر نسبتی تھے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے مکرم رفیع احمد بشارت صاحب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد کی جماعت کے صدر ہیں۔ مرحوم خود سیکرٹری تحریک جدید ضلع راولپنڈی رہے اور اسی طرح چک نمبر 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا کے زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین۔

## نماز جنازہ غائب

1 ☆ ...مکرم شیخ عبدالحمید صاحب درویش سابق ناظر بیت المال آمد و ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان 28 اگست 2005ء کو طویل علالت کے بعد بعمر قریباً 85 سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت شیخ محمد حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (آف دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور) کے بیٹے تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ تقسیم ملک سے قبل ہی ملٹری کی ملازمت سے رضا کارانہ ریٹائرمنٹ لے کر خدمت سلسلہ پر مامور ہوگئے اور تاحیات مختلف عہدوں پر فائز رہ کر سلسلہ کی نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

2۔☆ ...مکرم سعید احمد اظہر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب ناظر بیت المال ربوہ 5 اور 6 جون 2005 کی درمیانی شب ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو لمبا عرصہ بطور مبلغ سلسلہ پاکستان نیز نائیجیریا، کینیڈا اور یوگنڈا میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعے پر آپ کے کام کو نمبر ایک قرار دیا اور آپ کی وفا اور اطاعت اور حکمت کے ساتھ خدمات دینیہ بجالانے کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر فرمایا کہ مرحوم خاموشی کے ساتھ مخلصانہ خدمت کرنے والے واقف زندگی تھے۔ ہر قسم کے ابتلاء میں بڑی وفا کے ساتھ اپنے عہد وقف کو نبھاتے رہے۔

3۔☆ ...مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب مبلغ سلسلہ و نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ 22 اگست 2005ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہمدرد، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادم سلسلہ تھے۔ آپ کو پاکستان کے مختلف شہروں میں بطور مبلغ کام کرنے کے علاوہ بیرون ملک غانا اور ہالینڈ میں بھی خدمت سلسلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ وفات سے قبل آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نیز انچارج مرکزی دفتر اصلاحی کمیٹی ربوہ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اپنے والدین کے علاوہ اہلیہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

4 ☆ ...مکرم احمد وحید صاحب نے 7 اکتوبر 20005 کو 24 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہادت پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ روزہ رکھ کر نماز فجر کیلئے مسجد گئے۔ پہلی صف میں نماز پڑھ رہے تھے سینہ میں گولیاں لگیں، ہسپتال پہنچ کر زخمی باپ کی آنکھوں کے سامنے اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ بچپن سے ہی نمازوں کے پابند تھے۔ ماں باپ کے فرمانبردار اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔

شہادت کے وقت مرحوم کا جذبہ ایثار بہت نمایاں تھا۔ جب آپ کے سینے میں گولیاں لگیں اور آپ شدید زخمی تھے تو ایک عورت پانی پلانے کیلئے آگے آئی تو آپ نے قریب ہی پڑے زخمی یاسر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ زیادہ ضرورت مند لگتا ہے اس کو پہلے پانی دے دیں۔

گاؤں کے ایک احمدی بزرگ میاں امام الدین صاحب مرحوم نے ایک دن ان کی والدہ کو بلا کر کہا کہ میں نے خواب دیکھی ہے کہ تیرا بیٹا درخت کے پاس شیر کے اوپر بیٹھا ہے میرا خیال ہے کہ وہ ایک دن بہت بڑا آدمی بنے گا۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ آج خدا کی راہ میں جان پیش کر کے میرا بیٹا واقعی بہت بڑا رتبہ پا گیا ہے۔

5 ☆ ...مکرم راجہ لہراسپ خان ابن مکرم راجہ محمد ظفر اقبال صاحب 7 اکتوبر 2005 کو 26 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم شریف النفس والدین کے فرمانبردار، پانچ وقت کے نمازی اور نہایت نیک انسان تھے۔ سب کے ساتھ اچھا سلوک کرتے۔ اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر دوسروں کا خیال رکھتے۔ کوئی بھی مرکزی مہمان آتا تو اس کو وقت دیتے اور جو خدمت ہو سکتی ضرور کرتے۔ جماعت میں سیکرٹری نو مبائعین کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے جبکہ خدام الاحمدیہ میں ناظم وقار عمل کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6 ☆ ...مکرم راجہ الطاف محمود صاحب نے 7 اکتوبر 2005 کو 43 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہادت پائی انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے سینے میں گولی لگی اور موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ مرحوم نمازوں کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ گاؤں کے سبھی لوگ ان کی تعریف کرتے تھے۔ ان کا ایک وقف نو بیٹا عامر محمود راجہ بھی اس سانحہ میں زخمی ہوا جس کی عمر 15 سال ہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ اور والدہ کے علاوہ تین بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

7 ☆ ...مکرم محمد اسلم کلہ صاحب ابن مکرم خوشی محمد کلہ صاحب 7 اکتوبر 2005ء کو 70 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نمازوں کے پابند اور جماعت کے فعال کارکن تھے 1992 میں ان کے خلاف تبلیغ کا مقدمہ قائم کیا گیا تو آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ آپ بہت ملنسار اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ان کے پیٹ اور سینہ میں گولیاں لگیں اور موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ اہلیہ کے علاوہ ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ ان کا بڑا بیٹا یاسر بھی اسی سانحہ میں شہید ہوگیا۔

8 ☆ ...مکرم یاسر احمد کلہ صاحب ابن مکرم محمد اسلم کلہ صاحب 7 اکتوبر 2005ء کو 15 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے اس چھوٹی عمر میں ہی پانچ وقت کی نمازوں کے پابند تھے بہت فرمانبردار ہنس مکھ، اچھی عادات والا نیک بچہ تھا۔ جماعتی کام بہت شوق سے کیا کرتے تھے۔ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں ہی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

9 ☆ ...مکرم راجہ محمد اشرف صاحب ابن مکرم راجہ اللہ دتہ صاحب 7 اکتوبر 2005ء کو 68 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے پیٹ اور کمر میں گولیاں لگیں اور بڑی بہادری سے انہوں نے اس مشکل وقت کا سامنا کیا۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔ جماعتی کاموں میں فعال اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ ان کا ایک بیٹا بھی شہید ہوا اور دو بچے اس سانحہ میں زخمی ہوئے۔

10 ☆ ...مکرم راجہ عابد محمود صاحب ابن مکرم راجہ محمد اشرف صاحب 7 اکتوبر 2005ء کو 30 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ساؤتھ افریقہ میں رہتے تھے۔ وہاں جانے سے قبل قائد خدام الاحمدیہ مونگ تھے۔ ڈیڑھ سال قبل گاؤں آئے تھے اور شادی ہوئی تھی۔ اس سال بچی کی پیدائش کے بعد پہلی دفعہ آئے تھے 3 اکتوبر کو پہنچے اور 7 اکتوبر کو یہ واقعہ ہوا جس میں شدید زخمی ہوئے لیکن بعد میں ہسپتال پہنچ کر راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ ان کے والد مکرم راجہ محمد اشرف صاحب بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے۔ بہت نیک ہنس مکھ پنجوقتہ نمازوں کے عادی اور خاموش طبع مخلص انسان تھے۔

11۔☆ ...مکرم راجہ عبدالمجید صاحب 7 اکتوبر 2005 کو 43 سال کی عمر میں سانحہ مونگ رسول میں شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم زمینداری کرتے تھے۔ گو کھیتی باڑی کے دوران نمازوں کا پورا خیال رکھتے اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتے۔ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے۔ مقامی جماعت کے سیکرٹری امور عامہ تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

12 ☆ ...مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب 10 اگست 2005 کو بنگلہ دیش میں 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1957 میں خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ موازنہ مذاہب کے عالم، ایک ماہر مضمون نگار اور مصنف تھے۔ ماہنامہ رسالہ المنار کے ایڈیٹر رہے۔ آپ کو جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ 1995 سے 1997 تک آپ نیشنل امیر بنگلہ دیش رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم احمد تبشیر چوہدری صاحب ہیں جو کہ آج کل صدر انصار اللہ بنگلہ دیش ہیں۔

13۔☆ ...مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب 2 جولائی 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مکرم میاں سراج دین صاحب (مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان) کے بیٹے اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ صوبہ سرحد میں خدمت دین کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

14۔☆ ...مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ 13 اگست 2005 کو قادیان میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعاگو، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں دفن ہوئیں۔

15۔☆ ...مکرمہ ڈاکٹر حمیرا وحید صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالوحید ملک صاحب آف چپ بورڈ جہلم) 20 جولائی 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ کچھ عرصہ حلقہ چپ بورڈ کی لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا زونل اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ زون نمبر ایک کا پانچواں زونل اجتماع 27.11.05 بروز اتوار سونگڑہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم ومحترم جناب صوبائی امیر اڑیسہ تشریف لائے افتتاحی تقریب ٹھیک دس بجے شروع ہوئی جس میں مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ رانچی نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب صوبائی اڑیسہ نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی اور خاکسار نے عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا بعدہ مکرم مولوی مقصود علی مبلغ سلسلہ سونگڑہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی اس کے بعد مکرم جناب صوبائی امیر صاحب نے مختصر تقریر فرمائی اور بہترین رنگ میں خدام واطفال کو مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد خدام واطفال کے مختلف مقابلہ جات ہوئے اور آخر میں شام کو بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی اجلاس منعقد ہوا جو مکرم صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجتماع میں پوزیشن لینے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی اور دُعا کروائی۔

(سید فضل مومن زونل قائد خدام الاحمدیہ اڑیسہ زون نمبر ایک)

## علاقہ نرسنگھپور (ایم پی) کا تربیتی دورہ

مورخہ 7.11.05 کو خاکسار اور سرکل انچارج مکرم مولانا سید قیام الدین صاحب برق مبلغ انچارج اٹارسی نے علاقہ نرسنگھپور کے مختلف مقامات کا تبلیغی وتربیتی دورہ کیا ایک جگہ گوٹری جبل پور روڈ پر ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ بھی ہوا جس میں مسلمانوں کے علاوہ معقول تعداد میں غیر مسلم دوست بھی شامل ہوئے موقعہ کی مناسبت سے مولانا سید قیام الدین برق صاحب نے پیغام احمدیت پہنچایا اور خاص طور پر جب مولانا صاحب نے شری کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا نظریہ پیش کیا تو اس سے محفل میں موجود تمام ہندو بھائی بہت خوش ہو گئے اور بڑے شوق اور جوش سے کہا کہ آپ لوگوں کی تعلیمات کی بہت ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کے پیغام سے ہی دنیا میں امن اور شانتی پھیل سکتی ہے۔ بھائی چارہ قائم رہ سکتا ہے اس مجلس میں شامل ہونے والوں میں ڈاکٹر بھی تھے پنڈت بھی تھے۔ (ارشاد احمد ملکانہ معلم وقف جدید بیردن کریلی۔ ایم پی)

## ثارنیہ (اجمیر) میں تربیتی جلسہ

اجمیر کے قریب ثارنیہ گاؤں میں تربیتی جلسہ نومبائعات لجنہ وناصرات الاحمدیہ رکھا گیا جس میں جے پور سے صوبائی صدر لجنہ راجستھان مکرم زریں امجد صاحبہ تشریف لائیں اور اجمیر سے خاکسارہ اور کچھ نومبائعات بھی شامل ہوئیں۔ سرکل انچارج صاحب بیاوروان کی اہلیہ نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

زیر صدارت مکرمہ صوبائی صدر لجنہ کارروائی ٹھیک ۷ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرمہ شمشاد الحق صاحبہ نے کی عہد نامہ مکرمہ زریں امجد صاحبہ نے دہرایا پہلی نظم عزیزہ سعدیہ نے پڑھی اور پہلی تقریر خاکسارہ نے نماز کے بارہ میں کی اور دوسری تقریر نومبائعات میں سے مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے اپنی زبان میں اپنے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد مشکلات ومخالفت کا ذکر کیا اور دوسری تلاوت خاکسارہ نے مع ترجمہ کی دوسری نظم ریحانہ بانو صاحبہ نے پڑھی تیسری تقریر مکرمہ شمشاد الحق صاحبہ نے کی۔ ماشاء اللہ اس گاؤں میں یہ پہلا جلسہ تھا اور اللہ کے فضل سے یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اس جلسہ سے پہلے اس گاؤں میں لجنہ کی کوئی تنظیم نہیں تھی جلسہ کے بعد اس گاؤں میں صدر لجنہ کا بھی انتخاب کیا گیا مکرمہ بجی بیگم صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ اس جلسہ میں دوسرے گاؤں سے بھی ممبرات آئی ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں لجنہ وناصرات کی تعداد 70 کے قریب تھی صوبائی صدر لجنہ راجستھان نے صدارتی تقریر میں بہت ہی خوشی کا اظہار کیا، گاؤں والے بھی اس پروگرام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور ان گاؤں والوں نے کہا کہ اگر ایسے پروگرام ہمارے گاؤں میں ہوتے رہے تو ہمارے اندر بہت تبدیلیاں پیدا ہوں گی اور آگے بچوں پر بھی اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔ آخر میں دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(نصیرہ خاتون سیکرٹری مال اجمیر راجستھان)

## ہوم منسٹر چھتیس گڑھ کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ

مورخہ 25 نومبر 2005ء کو صوبہ کے وزیر وسابق ہوم منسٹر مکرم برج موہن اگروال سے اُن کے سرکاری مکان پر خاکسار حلیم احمد مبلغ سلسلہ وانچارج چھتیس گڑھ اور مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردانے ملاقات کی اسلامی لٹریچر تحفۃً دینے کے ساتھ جماعتی تعارف کروایا گیا۔ موصوف نے خوشی سے تحفہ قبول کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ (حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

## حضرت بابا نانکؒ کے یوم پیدائش پر گوردوارہ بنگلور میں قرآن کریم کا تحفہ

مورخہ 15 نومبر 2005ء کو حضرت بابا نانکؒ کے یوم پیدائش کے موقعہ پر گوردوارہ کے پریذیڈنٹ کی طرف سے ایک تقریب میں شمولیت کا دعوت نامہ ملا۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو بنگلور۔ مکرم محمد سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اور مکرم اسد اللہ صاحب اور خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور گوردوارے میں گئے اور قرآن کریم کنڑ ترجمہ ان کی فرمائش پر تحفۃً دیا گیا۔ سیکرٹری صاحب گوردوارہ نے مائک پر اعلان کر کے ہمارا استقبال کیا کئی لوگوں سے ملاقات ہوئی اور جماعت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

(محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ بنگلور)

## واقفین نو آندھرا پردیش کا تفریحی پروگرام

واقفین نو آندھرا پردیش نے عید کی خوشی میں حیدرآباد کی مشہور پارک ''سنجیویا پارک'' میں ایک تقریب منعقد کی اس کی افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی تلاوت قرآن مجید عزیز لقمان احمد قریشی صاحب نے کی نظم عزیز طلحہ نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب صدر کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو آندھرا پردیش نے مختصر تقریر کی بعدہ صدر اجلاس نے تقریر کی اور اجتماعی دُعا کروائی اس کے بعد واقفین نو بچے بچیوں کے دلچسپ کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ واقفین نو بچوں کے والدین کے لئے بھی دلچسپ کھیلوں کے پروگرام تھے کھیلوں کے پروگرام دو بجے تک جاری رہے اُس کے بعد پارک میں ہی نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ اڑھائی بجے دوپہر کا کھانا کھایا گیا اس کے بعد مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی زیر صدارت واقفین کے علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں تلاوت قرآن مجید اور کوئز کے مقابلے کروائے گئے۔ آخر میں ساڑھے چار بجے واقفین نو بچوں اور والدین کیلئے ایک تربیتی پروگرام رکھا گیا جس میں تلاوت عزیزہ امۃ الشافی نے کی جبکہ نظم فرحانہ کنول نے پڑھی پہلی تقریر مکرم مولوی پی رشید احمد صاحب نے کی دوسری تقریر خاکسار نے اور تیسری تقریر مکرم عارف احمد قریشی نے کی۔ آخر پر مکرم محمد عبد اللہ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ تمام واقفین نو بچوں کو چاکلیٹ تقسیم کئے گئے۔ آخر میں دس سال سے اوپر کے واقفین اور ان کے والدین سے خصوصی میٹنگ کی گئی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

## جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ کی تبلیغی وتربیتی مساعی

محلہ دار الفضل کیرنگ کی مسجد نور میں روزانہ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ پھر بچوں کی تعلیمی کلاس شروع ہوتی ہے جسمیں ۵۰ بچے وبچیاں شامل ہوتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد جامع مسجد میں انصار وخدام کی تعلیم القران کلاس لگتی ہے۔ نماز مغرب کے بعد مسجد نور میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس ہوتا ہے۔ اور خدام کی تعلیم القرآن کلاس لگتی ہے جسمیں ۲۰ خدام شامل ہوتے ہیں۔ دوران ماہ لجنہ اماء اللہ محمود اباد کیرنگ کا مقامی اجتماع منعقد کیا گیا۔ ماہ اکتوبر میں جماعت کے مختلف محلہ جات میں چار تربیتی اجلاسات ہوئے جسمیں خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ اسی طرح ایک دن پڑوسی گاؤں مکوند پرساد تبلیغی دورہ پر گیا اور غیر احمدی احباب سے ملکر تبادلہ خیالات کیا۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کی ان حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔

(شمس الحق خان معلم وقف جدید کیرنگ اڑیسہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
AlfazalJewellers
Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 04524-613649, 04524-211649

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

## سپاس نامہ

# ازطرف نومبائعین لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ آندھراپردیش

بخدمت حضور اقدس سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم نومبائعین لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ آندھراپردیش حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں اھلاً وسھلاً و مرحبا کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے ہماری دیرینہ خواہش پوری فرمائی اور ہم اپنی خوش بختی پر نازاں وفرحاں ہیں کہ اپنے پیارے خلیفہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ کہیں یہ سہانا پرکیف روح پرور خواب تو نہیں ہے۔

لیکن نہیں یہ ایک حقیقت ہے

خدا کرے کہ سرزمین ہند پر آپ کے مبارک قدم ہم سب کیلئے باعث رحمت وبرکت ثابت ہوں

ہم نومبائعین اور ہمارے آباواجداد مسلمان تو کہلاتے تھے لیکن ہمارے اعمال غیر اسلامی شرک اور بدعت سے پُر تھے نماز روزہ اللہ رسول سے ہمیں کوئی تعلق نہیں تھا قبر پرستی بزرگان دین کی مزاروں پر دھیاں چڑھانا پھولوں کی چادریں چڑھانا عرس منانا، یہی ہمارا دین تھا لیکن جماعت احمدیہ نے ہمیں صحیح دین اسلام سکھایا۔ اسلامی اصول سے روشناس کرایا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام سے ہمیں آگاہی بخشی۔ جماعت احمدیہ میں داخل ہوکر ہمارا وجود ہی بدل گیا ہم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن گئے جو کچھ ہم پہلے تھے وہ اب نہیں رہے یعنی کہ مسلمان مسلمان باز کردن کے مصداق ہوگئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عظیم الشان منصوبے کے تحت گاؤں گاؤں قریہ قریہ اپنے مبلغین بھیج کر ہم دیہاتیوں کو صحیح دین اسلام سے واقف کرایا جو بلاشبہ خلفائے کرام کا عظیم الشان کارنامہ ہے اور پھر آپ کے دور خلافت میں وہی عظیم الشان منصوبے بے پناہ وسعتوں کے ساتھ ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور پھر آپ کے دور خلافت نے ہمارے ذہن کو نکھارا ہماری فکر کو جلا بخشی اور ہمارے لئے دینی خدمات کے میدان ہموار کئے اور ہمارے عہد بیعت کو استقامت بخشی۔

آپ نے اپنے دور خلافت میں دعا تربیت اولاد اور مسابقت الی الخیر کی جو مہم چلائی ہے ہم عہد کرتے ہیں کہ آپ کے تمام ارشادات پر بہ دل وجان عمل پیرا رہیں گے۔

غرض آپ سے ہماری ملاقات کا یہ مہکا مہکا پرلطف روح پرور سماں آج کے یہ بیش قیمت لمحات یہ سنہرے پل ہماری زندگی کا بیش بہا انمول خزانہ ہیں جو ہماری یادداشت میں تادم زیست محفوظ رہیں گے ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں ہیں کہ اللہ پاک آپ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے ہماری نسل درنسل آپکی خلافت کے زیر سایہ پروان چڑھیں۔ خداوند کریم آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے آپ کے مقاصد عالیہ میں فائز المرامی بخشے آمین۔

آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ حضور ہم نومبائعین کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہماری نسلوں کو اپنے عہد بیعت پر استقامت عطا فرمائے اور ہم حضور کے تمام ارشادات پر مسابقت الی الخیر کے ساتھ عمل کرنے والی ثابت ہوں۔ (لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ آندھراپردیش)

## اعلان نکاح ودرخواست دعا

☆...... عزیز ناصر احمد صاحب ابن مکرم برادرم سلطان احمد صاحب پورٹ بلیئر انڈیمان کا نکاح عزیزہ سلمٰی مبارکہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم قادیان کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 19 نومبر 2005ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے (سید شہامت علی درویش قادیان)

☆...... خاکسار کے فرزند عزیز محمد احمد برہ پورہ بھاگل پور کا نکاح عزیزہ صبیحہ بیگم بنت مکرم عبدالقادر صاحب گڈے مرحوم ساکن یادگیر کرناٹک کے ساتھ مبلغ 25 ہزار روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے 19 نومبر 2005ء کو پڑھا۔ (محمد نذیر خان۔ برہ پورہ بھاگل پور بہار)

☆...... میرے بڑے بیٹے عزیز عطا الٰہی احسن غوری واقف زندگی کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ 24 نومبر 2005ء کو عمل میں آئی مکرم بشارت احمد حیدر صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید کی دُختر عزیزہ ناہید بشارت روحی کے ساتھ دوسال قبل محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نکاح پڑھا تھا۔

مورخہ 24 نومبر کو مسجد مبارک میں اور احمدیہ گراؤنڈ میں مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دُعا کروائی اور مورخہ 27 نومبر کو دعوت ولیمہ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے شرکت فرماکر دُعا کروائی۔ (محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

☆...... مورخہ 1.1.06 کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں بعد نماز ظہر وعصر مسجد اقصیٰ میں میرے بیٹے شریف احمد آف راٹھ کا نکاح ہمراہ سلیمہ بیگم بنت ناصر احمد صاحب ڈنڈوتی آف یادگیر کے ساتھ مبلغ 25100 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (غفور محمد راٹھ)

## اعلان دُعا

☆...... مکرم کریم خان صاحب پنکال اڑیسہ اپنی واہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی ودنیاوی ترقیات وکاروبار میں برکت کیلئے۔ (اعانت بدر ایک صد روپے)

☆...... مکرم احد احمد خان جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ اڑیسہ اپنی واہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی ودنیاوی ترقیات کاروبار میں برکت کیلئے (اعانت بدر پچاس روپے)

☆...... مکرم محمد سعید علی خان صاحب جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ اپنی والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی۔ دادا دادی ووالد مرحوم کی مغفرت وچھوٹے بھائی بہن کی صحت وسلامتی ودینی ودنیاوی ترقیات کیلئے اسی طرح چھوٹے بھائی کی اہلیہ کی صحت وتندرستی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(انصار علی خان معلم شولاپور مہاراشٹر)

☆...... مکرمہ کلثوم بی بی صاحبہ آف کیرنگ اپنے اہل وعیال کی صحت وتندرستی دینی ودنیوی ترقیات مرحوم خاوند کی مغفرت اور بلندی درجات نیز بیٹے شیخ یوسف کی ملازمت میں ترقی وبرکت اور شیخ الیاس کے بابرکت روزگار ملنے اور شیخ اسحاق مبلغ سلسلہ کو مقبول خدمت کی توفیق ملنے کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔


2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614 Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اليس الله بكافٍ عبده
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
Mfrs & Suppliers of
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

**وصایا** ::منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے **ایک ماہ** کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت 15817**::میں آئی کے فیروز ولد کے بی اسماعیل قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ کاکناڈ ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زمین چار سینٹ معہ مکان نمبر 540/1 قیمت اندازاً 3,00,000 روپے ۔اس میں 1/2 حصہ ہے دکان لکڑی کی بنی ہوئی ہے قیمت -/25000 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد آئی کے فیروز — گواہ کے قمر الدین

**وصیت 15818**::میں لقمان احمد غوری ولد انیس احمد غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد حال ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد

العبد لقمان احمد غوری — گواہ کے قمر الدین

**وصیت 15819**::میں کے اے نثار ولد کے کے عبد اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد کے اے نثار احمد — گواہ کے قمر الدین

**وصیت 15820**::میں پی اے شوکت ولد پی ایم علی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔نقد 400000 روپے والدین غیر احمدی ہیں۔کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بی بی احمد کبیر — العبد پی اے شوکت — گواہ محمد انور احمد

**وصیت 15821**::میں پی اے نفیسہ زوجہ پی ایچ عبد الستار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ کا ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی ہار ایک عدد آٹھ گرام لاکٹ ایک گرام۔بالیاں ایک جوڑی دو گرام انگوٹھی ایک عدد دو گرام۔کڑا ایک عدد چھ گرام۔حق مہر ایک صد روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بی بی احمد کبیر — الامۃ پی اے نفیسہ — گواہ کے قمر الدین

**وصیت 15822**::میں پی امۃ الحفیظ زوجہ ای عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زمین 6.75 سینٹ نمبر 765/PT قیمت 1,35,000 واقع کرولائی ،طلائی ہار ایک عدد بارہ گرام بالیاں ایک جوڑا دو گرام 21 کیرٹ۔حق مہر ایک ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ای عبد الرحمٰن — الامۃ پی امۃ الحفیظ — گواہ محمد انور احمد

**وصیت 15823**::میں اے پی صفیہ زوجہ احمد رشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک طلائی سیٹ 20 گرام 22 کیرٹ حق مہر 500 روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ احمد رشید — الامۃ اے پی صفیہ — گواہ محمد انور احمد

**وصیت 15824**::میں ٹی کے آمنہ زوجہ ٹی کے ویران کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ایک عدد طلائی چین 20 گرام ایک جوڑی بالیاں 10 گرام کڑا ایک عدد 40 گرام والدین حیات ہیں حق مہر 250 روپے۔ذاتی غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود احمد — الامۃ ٹی کے آمنہ — گواہ شریف احمد

**وصیت 15825**::میں ٹی محمد ولد آکوباتی قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکئی ڈاکخانہ ترویاکنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔اراضی 37 سینٹ بلا نمبر قیمت 37000 روپے اندازاً اراضی 30 . 1 ایکڑ مع مکان نمبر 288/!1A1A قیمت اندازاً 600000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد 700 روپے اور پنشن 3800 روپے کل ماہانہ 4500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ہدایت اللہ خان — العبد ٹی محمد — گواہ محمد انور احمد

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Tuesday 2 Feb 2006 Issue No. 5

SUBSCRIPTION
ANNUAL Rs 250/-
By Air 20 Pounds Or 40 U S $
30 Euro
By Sea 10 Pounds Or 20 U S $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ماریشس کی مختصر جھلکیاں

# جماعت احمدیہ ماریشس کے 44 ویں جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح

Rose Hill، Trefles، Quatre Bornes، Curepipe، New Grove، Montagne Blanche، Phoenix، Triolet، Stanley، Montagne Longue اور Union Park کی جماعتوں کے علاوہ Mayotte Is.، Madagascar اور Rodrigues سے آنے والے وفود اور احباب جماعت کی حضور انور سے انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔

اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ آپ کی نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی ضمانت بن جائیں گی۔

## جلسہ سالانہ ماریشس کے دوسرے روز لجنہ اماء اللہ سے خطاب میں نہایت اہم نصائح

(ماریشس کے ڈیفنس سیکرٹری سے ملاقات - اخبارات میں دورہ کی کوریج)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر - ایڈیشنل وکیل التبشیر)

## 02 دسمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک اور ماریشس کے 44ویں جلسہ سالانہ کے افتتاح کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ساڑھے بارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجکر 55 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں پروگرام کے مطابق سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے ماریشس کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ایک بجے حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آج کا دن جماعت احمدیہ ماریشس کی تاریخ میں کئی لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ایک تاریخی دن ہے۔ ماریشس کی تاریخ میں یہ ان کا پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں کسی بھی خلیفۃ المسیح نے شرکت فرمائی ہے۔ پھر ان کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو دنیا بھر میں MTA پر Live نشر ہوا ہے۔ پھر ملک ماریشس دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ آج ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز دنیا کے اس ایک کنارہ سے دنیا کے تمام ممالک میں اور دنیا کے تمام دوسرے کناروں تک پہنچی ہے۔ جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

### خطبۂ جمعہ

اس تاریخی جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہوا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ التوبہ کی آیت 119 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماریشس کا چوالیسواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور یہ جلسہ جماعت کی روحانی اور دینی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ دن آپ لوگ دعاؤں میں اور عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ مقصد آپ نے حاصل کرلیا اور پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کی تو سمجھیں آپ نے جلسہ کا مقصد حاصل کرلیا۔ پس ان دنوں میں خاص طور پر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ان تین دنوں میں آپ کو خود بھی اور آپ کے دوستوں اور عزیزوں کو یہ احساس ہو کہ آپ نے ان دنوں میں پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔

حضور نے فرمایا: اگر یہ پاک تبدیلیاں پیدا نہیں ہو رہیں اور آپ کے نیکی اور تقویٰ کے معیار نہیں بڑھ رہے تو پھر اس جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ یہ جلسے کوئی دنیاوی میلے نہیں ہیں جہاں لوگ جمع ہوں۔ آپس میں ملیں جلیں، شور شرابہ کریں، نعرے بازی ہو اور بس۔

حضور نے فرمایا: اگر نعرے کا جوش آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کر رہا تو یہ نعرے بے فائدہ ہیں۔ اگر تقریریں سن کر آپ میں صرف وقتی جوش پیدا ہو رہا ہے اور جلسہ گاہ سے باہر نکل کر اسی جگہ کھڑے ہوں جہاں آپ پہلے تھے اور روحانی ترقی میں قدم بڑھانے والے نہ ہوں تو غور کرنا چاہئے کہ ہم کیوں جلسہ میں شامل ہوئے اور یہ غور کرنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ان شرائط پر بیعت کی ہے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی طرف لے جاتی ہیں اور ہم نے ان شرائط پر بیعت کی ہے جو صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہیں۔ اگر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا تو احمدی ہونا بے فائدہ ہے بلکہ اپنے آپ کو گنہگار بنانے والی بات ہے بلکہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو بے مقصد دنیاوی عبادت میں گرفتار کرنے والی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہاں بھی آپ کو دوسرے مسلمانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے آپ کی اکثریت خدا کا تقویٰ دل میں اختیار کرتے ہوئے اللہ کی خاطر احمدیت کی وجہ سے آنے والی مشکلوں اور مخالفتوں کو برداشت کرتی ہے اور آپ اللہ کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ لیکن جو احمدیت قبول کرنے کے بعد بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کر رہے وہ بلا وجہ ان مخالفتوں کو اپنے سر مول لے رہے ہیں اور اس طرح خدا کے فضلوں کے وارث نہیں ٹھہر رہے۔

حضور نے فرمایا: پس پاک تبدیلیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کے جذبہ کو آپ نے آگے بڑھانا ہے، اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں، آپس میں محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ایک جگہ ٹھہرنا نہیں بلکہ آگے سے آگے بڑھنا ہے۔ خدا کا بھی حکم ہے کہ تمہاری زندگیوں کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات، تم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ جب تم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہو گے اور یہ تبھی ہوگا جب تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے۔ پس ان دنوں میں خدا کا خوف دلوں میں رکھتے ہوئے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، تقویٰ میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا: آپ احمدی لوگ بہت خوش قسمت لوگ ہیں جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر عمل کرنے والے بنے کہ جب مہدی کا ظہور ہو تو اس کو مان لینا خواہ تم کو برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو جانا اور اس کو میرا سلام کہنا۔ پس آپ کو اپنے احمدی ہونے پر فخر اور ناز ہونا چاہئے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حکم پر ایمان لانے والے ہیں لیکن یہ ایمان کامل تب ہوگا جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے حکم پر عمل کر رہے ہوں گے۔ ان نصائح پر عمل کر رہے ہوں گے جو آپ نے قرآن کریم اور سنت نبویؐ کو صحیح طور پر سمجھ کر ہمیں دی ہیں۔

حضور نے فرمایا: آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ قرآن و سنت کو سمجھنے والا کوئی نہیں کیونکہ آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم و عدل کہہ کر بتادیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو قرآن و سنت کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ اس لئے کسی بھی چیز کی یہ شخص جو تشریح کرے گا وہ صحیح ہوگی۔ جس تعلیم کو یہ تم میں رائج کرے گا وہی خدا کے ساتھ ملانے والی تعلیم ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: پس اب جب آپ نے اس صادق کے ساتھ تعلق جوڑا ہے تو اپنے اس تعلق کو مضبوط کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسی جماعت بنانا چاہتے تھے ویسی جماعت بنانے کی کوشش کریں۔ دنیا کو بتادیں کہ تم ہمیں مسلمان سمجھو یا غیر مسلم سمجھو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس صادق کو پالیا اور اس کی جماعت میں شامل ہو گئے اور اب ہم ہی ہیں جن سے اسلام کی آئندہ تاریخ بننی ہے۔ اس لئے ہم تمہیں بھی کہتے ہیں کہ آؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنوار لو۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگ جو اس چھوٹے سے جزیرے میں رہتے ہیں آپ کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی ہے کہ آپ نے مساجد بنانے کی طرف توجہ دی ہے اور چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بھی مساجد بنائی ہیں۔ ان مساجد کو نیک، پاکباز نمازیوں سے بھرنا ہے۔ عمارتیں بنانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ عباد الرحمٰن پیدا کرنا ہمارا مقصد ہے۔

حضور نے فرمایا: نمازیں پڑھو گے تو خدا کا فضل حاصل کرو گے اور خدا کے فضل کے نتیجہ میں برکتیں حاصل ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: اللہ آپ کو نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بے شمار برکتوں کا حامل بن جائے اور آپ میں سے ہر ایک اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ اس خطبہ کا ساتھ ساتھ کریول زبان میں ترجمہ مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے پیش کیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

### فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ماریشس کی چار جماعتوں Rose Hill، Trefles، Quatre Bornes اور Curepipe کے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں